تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

ماہنامہ

الحقیقۃ

پاکستان

ترجمان شیرانِ اسلام پاکستان

جنوری 2022ء

سیرتِ طیبہ کا پیغام
امن و عافیت



فضائل و مناقب صدیقی کے
روشن دلائل و براہین

اہلِ عرب اور اہلِ مغرب
(اداریہ)

دینی غیرت کے تقاضے

کشف المعانی لمکتوبات امام ربانی

مسائل دینیہ
دورِ حاضر کے مسائل کا قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل حل



جراتوں اور شجاعتوں کا قافلہ رواں دواں

فہرست

1	اہل مغرب اور اہل عرب	علامہ سعید محمد عامر آسوی	2
2	سیرت طیبہ کا پیغام امن و۔۔۔	حضور مفکر اسلام	4
3	فضائل و مناقب صدیق	سید محمود احمد رضوی	7
4	سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	علامہ شہزاد ترابی	16
5	مکتوبات شریف	علامہ اسحاق نظیری	21
6	زیادہ ہنسنے پر وعیدیں	حضرت سمرقندی	22
7	ماہنامہ الحقیقہ	سعید آسوی	28
8	دینی غیرت کے تقاضے	علامہ غلام رسول قاسمی	30
9	آہ! خطیب اعظم حسن ابدال	مدیر اعلیٰ کے قلم سے	39
10	مسائل دینیہ	مفتی شاہد اقبال آسوی	41
11	خبرنامہ	رانا آفتاب	44

حمد و نعت

رکھو بھروسا رحمتِ ربِّ غفور پر
بھیجو درود شافعِ یوم النشور پر

رب نے کیا رسول جو نزدیک و دور کا
قبضہ نہ کیوں ہو آپ کا نزدیک و دور پر

قصرِ دنیٰ کی وحی کے وہ چند حرف ہیں
جو تھا کلام حضرتِ موسیٰ سے طور پر

توحید کے اجالے سے دنیا چمک اٹھی
موقوف تھا یہ مرحلہ اُن کے ظہور پر

ہوں دیکھنا جو نورِ خدا کی تجلیاں
ایمان لاؤ رحمتِ عالم کے نور پہ

جس خوش ادا کو مستیٔ عشق نبی ملی
سمجھے کہ اُس کا ہاتھ ہے جامِ طہور پر

سب کچھ ملا جو رحمتِ کونین مل گئے
اپنی نظر جمی نہیں حور و قصور پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

یونس-٦٢

ترجمہ: سُن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم

مجلہ الحقیقہ — اداریہ

اھلِ مغرب اور اھلِ عرب

روسی صدر ولادیمیر پیوٹن کا سالانہ نیوز کانفرنس منعقدہ ۲۴ دسمبر ۲۰۲۱ء میں خطاب۔ (جھلکیاں)

☆......پیغمبرِ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی آزادیٔ اظہارِ رائے نہیں۔

☆......شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں گستاخی لوگوں کو ناراض کرنے اور اشتعال دلانے کا باعث بنتی ہے۔

☆......شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں گستاخی مذہبی آزادی کے خلاف ہے۔

☆......شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں گستاخی سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔

☆......آزادی آپ کے اردگرد لوگوں کو عزت دینے کا نام ہے۔

☆......مذہب مخالف اقدامات انتہاپسندانہ کارروائیوں کو جنم دیتے ہیں۔

☆......فنکارانہ آزادی ہونی چاہیے لیکن اس کی اپنی حدود ہیں۔

امریکی ایوانِ نمائندگان میں تاریخ رقم، اسلاموفوبیا کے خلاف بل منظور

☆......بل کے تحت ایک محکمہ بنایا جائے گا جو اسلاموفوبیا واقعات کو مانیٹر کرے گا۔

☆......کانگریس سے منظوری کے بعد اب بل کو قانون بنانے کے لیے سینٹ میں بھیجا جائے گا۔

☆...... مسلم رکن کانگریس الہان عمر نے اجلاس میں آڈیو کلپ بھی سنائی جس میں قتل کی دھمکی دی گئی۔

☆......بل ری پبلکن رکن لورین کے مسلمانوں کے بارے نازیبا بیان کے بعد پیش کیا گیا۔

☆......الہان عمر کو جہاد سکواڈ کا حصہ قرار دیا تھا۔ (روزنامہ خبریں۔ ١٦ دسمبر ۲۰۲۱ء)

تبصرہ: اسلام ایک آفاقی مذہب ہے، جس میں حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ مسلمان اپنے نبی صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کوٹوٹ کر پیار کرتے ہیں اور ان صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عزّت وناموس کی خاطر جانیں دینے کو سعادت سمجھتے ہیں۔روسی صدر کا بیان اور امریکی ایوانِ نمائندگان میں اسلاموفوبیا کے خلاف بل کی منظوری عالمِ اسلام کے موقف کی تائید ہے۔وزیرِ اعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب سے ہمیں ہزار اختلاف ہیں، لیکن عالمی سطح پر ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حوالے سے مسلمانوں کے موقف کی ترجمانی اور اسلاموفوبیا کے خلاف ان کی مہم کی ستائش نہ کرنا ناانصافی ہوگی۔بادی النظر میں مذکورہ بالا خوش کن خبریں انہی کی کاوشوں کے ثمرات محسوس ہوتے ہیں۔

اور اب ملاحظہ کیجئے دنیائے عرب سے ایک افسوسناک خبر، یہ بھی اسی ماہ دسمبر کی ہے۔اور دیکھئے کہ اہلِ مغرب تو ہمارے دین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظمتوں کا اعتراف کر رہے ہیں جبکہ اہلِ عرب کس راستے پر چل نکلے ہیں۔

سعودی عرب کے دارالحکومت الریاض میں حکومتی سرپرستی میں سینکڑوں فلمی اداکاروں کے 'کنسرٹ اینڈ میوزک ڈانس' کا انعقاد۔ جس میں ۸۰ ہزار لڑکوں اور لڑکیوں کی شرکت۔

جس ارضِ مقدّس سے اسلام کا اجالا پھوٹا، اور نبیِ آخر الزماں صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تشریف لاکر تاریک دلوں اور دماغوں کو توحید اور ہدایت کے نور سے منوّر کیا، اسی مقدس سرزمین کے موجودہ سعودی حکمران ماڈرن ازم سے متاثر ہوکر اللہ جل جلالہٗ اور اس کے نبیِ محتشم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ناراض کرنے جارہے ہیں۔جس ملک میں محافلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے انعقاد پر سرکاری سطح پر پابندی ہے، وہاں میوزیکل پروگرامز کا یکے بعد دیگرے انعقاد کس ضابطے کے تحت اور کسے خوش کرنے کے لیے ہے؟ ابھی بدنامِ زمانہ گستاخ صدرِ فرانس مائیکرون کو سرزمینِ عرب پر بلاکر نوازنے کا کرب پوری امّت سہہ رہی تھی کہ اس دلفگار حرکت کا زخم بھی سہنا پڑ گیا۔اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے سر سعودی فرمانرواؤں کی اس جسارت پر جھک گئے۔نہ جانے یہ سلسلہ کہاں تک چلے۔۱۴ صدیوں سے جمہور امّتِ مسلمہ کے معمولات پر سعودی عرب میں پابندیاں لگائی گئیں مگر شیطانی کاموں کے لیے تمام پابندیاں، تمام قانون اور تمام ضابطے ختم کردیئے گئے،افسوس۔آثارِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چن چن کر ختم کیا گیا، مقدّس مقامات کی حاضری کو شرک بتایا جاتا رہا، غارِ حرا اور غارِ ثور جیسے مقامات کی حاضری پر شرک وبدعت کے فتوے لگائے جاتے رہے، مگر یہود ونصاریٰ کے ساتھ یارانے لگے تو ان کی خوشنودی کے لیے ہر جتن جائز ٹھہرا۔کاش وہ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم یاد ہوتی جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو مخلوق کو ایسے راضی کرے کہ رب ناراض ہوجائے، رب اس مخلوق کو اس پر مسلط کردے گا۔سعودی حکمران ایک عرصہ سے رب کی حدوں کو پامال کر کے یہود ونصاریٰ کو راضی کرنے کی سعیِ لاحاصل کر رہے ہیں، اب اُن کے خود پر مسلط ہونے کو تیار رہیں۔اگر ان کی فہمِ شریعت کے مطابق جنت المعلیٰ اور جنت البقیع کے مزارات کو شہید کرنا عین اتباعِ شریعت ہے تو سینما گھر، تھیٹر، مندر اور نیوم سٹی جیسے دجال کے اڈے قائم کرنا کیا ہے؟ سعودی علماء اس کا جواب دینا پسند کریں گے؟ نیز یہ کہ اپنے مظلوم فلسطینی بھائیوں سے بے وفائی کرتے ہوئے اسرائیل کو تسلیم کرنے کا ارادہ رکھنا کیسا ہے؟ پاکستان کے غیور سُنّی اصل اہلِ سنّت وجماعت، سعودی حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ اور اس کے رسولِ معظم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ناراض کرنے والے امور سے اجتناب کیا جائے، شریعت کی دھجیاں اڑانے والی حرکتوں سے اسلام کو مسخ نہ کیا جائے۔اللہ تعالیٰ سب کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین بجاہ النبی الکریم الامین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

سیرت طیبہ کا پیغام امن و عافیت

حضور مفکر اسلام پروفیسر محمد حسین آسی قدس سرہ الہادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دو جہان کی بہتریاں نہیں کہ امانی دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہ ہاں نہیں

چار سوالات: درج بالا عنوان کا تجزیہ کریں تو چار سوالات ذہن میں ابھرتے ہیں۔

۱۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کا امن و عافیت سے کیا خصوصی تعلق ہے؟

۲۔ سیرت طیبہ کے اصل پیغام کی روح کیا ہے؟

۳۔ سیرت طیبہ نے دنیا کو امن و عافیت سے کہاں تک بہرہ ور فرمایا؟۔

۴۔ موجودہ زمانے کو امن و عافیت سے ہمکنار کرنے کیلئے سیرت طیبہ سے کیا روشنی ملتی ہے؟

زیر نظر مقالے میں، وقت و گنجائش کی کمی کے باعث، انہیں چار سوالات کے مختصر جوابات عرض کئے گئے ہیں، چنانچہ یہ تحریر بھی چار اجزاء میں تقسیم ہوگئی ہے، پہلے حصے میں کچھ تفصیل سے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان رحمت کا ذکر کیا گیا ہے، چونکہ رحمت اور امن و عافیت باہم لازم وملزوم ہیں اس لیے آپ کا رحمت کونین ہونا گویا کونین کے لیے امن و عافیت کا ضامن ہونا ہے دوسرے حصے میں، اس بات کی تشریح ہے کہ حضور نور شافع یوم النشور وافضل الصلوات والتسلیمات کا پیغام اسلام وایمان ہے، اوران کی لغوی وشرعی تفسیر کا حاصل بھی امن و عافیت ہے تیسرے حصے میں حضور بانی اسلام علیہ الصلاۃ کے انقلاب عظیم کے چند اثرات پیش کئے گئے ہیں، چوتھے حصے میں اس حقیقت کا ذکر ہے کہ ہمیشہ کی طرح موجودہ زمانہ بھی اپنے مسائل کے حل کے لئے سیرت طیبہ کے فیضان کا محتاج ہے۔

جز واول

سیرت طیبہ کا امن و عافیت سے خصوصی تعلق: سید عالم نور مجسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مقدسہ مجمع کمالات اور سیرت طیبہ جامع صفات ہے۔ رب کریم جل مجدہ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام محاسن خلقی وخلقی سے مزین اور جملہ مکارم علمی وعملی سے مشرف فرمایا، خالق کائنات نے کائنات کو بنانا چاہا تو اسی پیکر نور سے اس کا آغاز فرمایا اور (اخلاقی وفکری تباہی سے) بچانا چاہا تو اسی ہادیٔ اعظم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، بخدا حضور ہی وجہ بناو سیر لقا ہیں اور حضور اصل وجود و جان شہود ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) خدا نے خدائی بنائی تو اپنے محبوب ومطلوب کو اس کا دولہا بنایا، سلسلۂ نبوت جاری فرمایا تو حضور کو اس کا آغاز وانجام ٹھہرایا اور ہر نبی و رسول کو رحمت قرار دیا تو آپ کو رحمۃ للعالمین (یعنی مخلوق کے لئے رحمت) (فصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیھم وبارک وسلم)

رحمۃ للعالمین۔۔۔۔۔صرف ایک ہی ذات پاک ہے: یوں تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے اسمائے گرامی مثلاً رؤف، رحیم، کریم وغیرہ آپ کی رحمت کا اعلان کرتے ہیں مگر ان کا اطلاق دوسروں پر بھی ہوسکتا ہے۔ البتہ اس سلسلے میں آپ کے وصف رحمت کو سب سے زیادہ واضح اور ممتاز کرنے والا لقب وہ ہے جو کسی پر

صادق نہیں آتا۔سورہ الانبیاء میں متعدد انبیاء ورسل کے ذکر کے بعد خداوند کریم نے فرمایا۔

وما ارسلنک الا رحمة للعٰلمین ترجمہ:اور ہم نے تمھیں (تمام) جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

گویا جس طرح رب العلمین ایک ہے۔رحمۃ للعالمین بھی دو نہیں۔کائنات کا کوئی ذرہ اس کی ربوبیت سے مستغنی ہے نہ ان کی رحمت سے بے نیاز۔اعظم چشتی کی وضاحت کے مطابق:

ہر جزو کائنات کو ہے تیری احتیاج ہوتا نہیں کسی کا گزارا ترے بغیر

خداوند کریم کو اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کو اجاگر کرنا اس حد تک مقصود تھا کہ گزشتہ صحیفوں اور کتابوں میں اسی وصف جلیل کے حوالے سے آپ کا تعارف کرایا گیا، مثلاً (۱)۔تورات مقدس میں بخاری شریف کی روایت کے مطابق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یوں خطاب ہے۔

یایها النبی انا ارسنک شاهد و مبشراً و نذیراو حرزً للامیین .... یعضو و یغفر

یعنی اے نبی بے شک ہم نے تمھیں شاہد،مبشر،نذیر اور امیوں کی پناہ بنا کر بھیجا۔۔۔یہ نبی معاف کرے گا اور بخشے گا۔

یہاں مرکز استدلال حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حرز للامیین ہونا اور عفو وغفور ہونا ہے۔

(یہ وہم نہ کیا جائے کہ تورات مقدس میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب کیونکر ممکن ہے،اعلی خطابت اور شعر وسخن میں ایسے نمونے عام ہیں۔ خود قرآن حکیم میں کوئی واقعہ بیان فرماتے ہوئے آدم یا ابراہیم یا موسیٰ کئی جگہ آیا ہے۔)

(۲)۔توریت کے سفر چہارم میں ہے۔

قال الله تعال لاابراهیم ان هاجرة تلد ویکون من ولدها من یده فوق الجمیع و یدالجمیع مبسوطة الیه بالخشوع۔(الامن والعلی بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ)

ترجمہ۔اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا بے شک ہاجرہ کے ہاں اولاد ہوگی اور اس کی اولاد میں ایک وہ ذیشان ہستی ہوگی،جس کا ہاتھ سب پر بالا ہے اور سب کے ہاتھ جس کی طرف عجز وانکسار کے ساتھ پھیلے ہیں۔

۳۔زبور شریف میں ہے۔

یا احمد فاصت الرحمة علیٰ شفیتک من اجل ذلک ابارک علیک (الامن والعلی بحوالہ تحفہ مذکور)

ترجمہ:اے احمد رحمت نے تیرے لبوں پر جوش مارا،میں اسی لئے تجھے برکت دیتا ہوں۔

انجیل برنباس نے تو گویا ساری کی ساری حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت وشوکت خصوصاً رحمت ورافت کے تذکار سے معمور ہے۔

گذشتہ کتابوں میں سیرت طیبہ زیادہ تر عفوودرگزر رحمت ورافت کے حوالے سے پیش کرنے میں اور بیش بہا حکمتیں موجود ہوں سو ہوں مگر یہ تو ظاہر ہے کہ ساری دنیا کی امیدیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے وابستہ کی جارہی ہیں۔گویا یہ محبوب دلنواز آئے گا تو دنیا کے مسائل کا حل پیش فرمائے گا،مہر ومروت کی فضا قائم ہوگی،انتشار وبدامنی اور ظلم وستم کے طوفان تھم جائیں گے۔شیطنت ونفسانیت،فرعونیت وبہیمیت کے راستے کٹ جائیں گے،چنانچہ یہی تاثر تھا،جب جناب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کے لیے ایک خاص دعائے رحمت فرمائی تو جواب ملا،یہ فضل ان لوگوں کے لیے مخصوص ہے جو نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار رہوں گے اور نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایک یہ شان ہوگی۔

ویضع عنھم اصرھم والاغلٰل التی کانت علیھم

ترجمہ: اور اتارتا ہے ان سے بوجھ (اور کاٹتا ہے وہ) زنجیریں جو انہیں جکڑے ہوئے تھیں۔

رحمۃ للعٰلمین (سب کے لئے): لفظ ''عالمین'' اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ رحمت انسانوں تک ہی محدود نہیں بلکہ کائنات کی ابتداء سے لیکر انتہا تک ہر مخلوق کیلئے ہے، چنانچہ اونٹ، چڑیا، ہرنی بلکہ شجر وحجر کا فریاد یا صلوٰۃ والسلام عرض کرنا روایات سے ثابت ہے، قیامت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی سب سے پہلے شافع اور پہلے مشفع (یعنی مقبول الشفاعۃ) ہوں گے، عزت اور چابیاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں ہوں گی، جب سب انبیاء ورسل جواب دیں گے حضور اکرم ہی دستگیری فرمائیں گے۔ (علیہ وعلیھم الصلوٰۃ والسلام)

کہیں گے اور نبی اذھبوا الیٰ غیری مگر حضور کے لب پر انا لھا ہوگا

ترجمہ: میرے سوا کسی اور کی طرف جاؤ میں اس کے لئے ہوں یعنی یہ میرا ہی کام ہے۔

رحمت اور امن وعافیت: جب یہ وضاحت ہو چکی کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم موجودات کے ذرے ذرے کیلئے رحمت ہیں اور زمین وزماں آپ کی رحمت کے محتاج اور فیضیاب ہیں تو یہ بات سمجھنا مشکل نہ رہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب کے لیے پیغمبر امن وعافیت اور باعث تسکین وقرار ہیں رحمت اور امن وعافیت گویا لازم وملزوم ہیں اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نبیٔ رحمت ہیں تو نبیٔ امن وعافیت بھی ہیں، دوجہان کا امن وعافیت سرکار ابدقرار حضور احمد مختار محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کے دربار در بار سے وابستہ و پیوستہ ہے۔

بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر مقر جو وہاں سے ہو، یہیں آ کے ہو، جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے امن وعافیت اور رحم وکرم کا ایسا تعلق ہے کہ آپ سے منسوب ہر چیز حفظ وامان اور لطف وعطاء کی علامت بن گئی ہے۔

چند نکات عجیبہ: (۱)۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک میں یہ تاثیر ہے کہ ادھر لب پر آئے ادھر غم غلط ہوں۔ علامہ اقبال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔

دوپہر کی آگ میں وقت درود ہقان پر ہے پسینے سے نمایاں، مہر تاباں کا اثر
جھلکیاں امید کی آتی ہیں چہرے پر نظر کاٹ لیتا ہے مگر جس وقت محنت کا ثمر!
یا محمد کہہ کے اٹھتا ہے وہ اپنے کام سے ہائے کیا تسکین اسے ملتی ہے تیرے نام سے

حضرت مولانا روم علیہ الرحمہ نے عیسائیوں کے گروہ کا ذکر کرتے ہوئے مثنوی شریف میں فرمایا ہے کہ وہ انجیل میں حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نامی دیکھ کر چوم لیا کرتے تھے اس بناء پر سخت مصائب وآلام سے محفوظ رہے، پھر نتیجہ یہ نکالتے ہیں.

نام احمد چوں حصارے شد حصیں پس چہ باشد ذات آں روح الامیں

صحابہ کرام سے بھی مشکل کے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک لے کر شفاء ومراد حاصل کرنا ثابت ہے۔

(۲)۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جس ماہ مبارک میں جلوہ افروز ہوئے وہ ربیع الاول یعنی بہار ہے۔

(۳)۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد کا نام عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (جاری ہے)

فضائل و مناقب صدیقی کے روشن دلائل و براھین

شارح بخاری حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی

بسم الله الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید میں ارشاد باری ہے

الا تنصروہ فقد نصرہ الله اذاخرجه الذین کفرواثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا فانزل الله سکینته علیه وایدہ بجنود لم تروھا وجعل کلمة الذین کفروا السفلٰی وکلمة الله ھی العلیا (التوبہ:۴۰)

ترجمہ: اگرتم (رسول کی) مدد نہ کروتو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا(ہجرت کرنی پڑی) صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے۔ جب اپنے یار سے کہتے تھےغم نہ کھا، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہےتو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارااوران فوجوں سے اس کی مدد فرمائی جوتم نے نہ دیکھیں اور کافروں کی بات نیچے ڈالی' اللہ کا ہی بول بالا ہے۔

سورہ توبہ کی یہ آیات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی متعدد ایسی فضیلتوں اور عظمتوں کی آئینہ دار ہیں جن میں کسی ابہام و شک کی گنجائش نہیں ہے اور یہ فضیلتیں اس نوع کی ہیں جوصرف اور صرف آپ کی ذات کے ساتھ خاص ہیں۔ دیگر اصحاب بھی ان فضائل خصوصی میں آپ کے سہیم وشریک نہیں ہیں۔

(۱)۔اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوثانی اثنین اور لصاحبہ (صاحب نبی) ہونے کے معزز ومکرم اعزاز سے نوازا ہے ظاہر ہے۔اس منصب رفیع کی حامل وہی شخصیت ہوسکتی ہے جوحضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مخلص جانثار ہونے کے ساتھ ساتھ کامل الایمان بھی ہو۔رسول کی نیابت وخلافت بلافصل کا سب سے زیادہ حقدار بھی ہواور نیابت رسول کی ذمہ داریوں کوسب سے زیادہ ادا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہواور رسول کے علم وحکمت کا جامع بھی ہو۔۔۔۔۔۔لصاحبہ سے یہ واضح ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صاحب رسول ہونا قرآن سے ثابت ہے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب رسول ہونے سے انکارکرنا قرآن سے انکار ہے۔

اسی لئے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجلس صحابہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تھے

ما سبقکم ابوبکر بصوم ولا صلوٰة ولکن بشیء وقرفی قلبه (مجلس المومنین مجلس سوئم ص ۷۹)

ترجمہ: ابوبکر نے تم سے زیادہ نماز وروزہ ادا کرنے میں فوقیت حاصل نہیں کی بلکہ ان کی فوقیت وہ شے ہے جوان کے دل میں ڈالی گئی ہے۔

اور خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب رسول ہونے کے اعزاز کے متعلق ان الفاظ سے وضاحت فرمائی ہے کہ اے صدیق تمہیں اللہ تعالیٰ نے بمنزلہ میرے سمع وبصر کے کیا ہے اور میرے ساتھ تم کو وہ نسبت ہے جو سر کو جسم سے اور روح کو بدن سے ہوتی ہے۔ (تفسیر امام حسن عسکری ص ۲۳۱)

اب غور کیجئے کہ جس ہستی کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس سے ایسی بے مثل و بے مثال نسبت حاصل ہو اور جو بمنزلہ حضور کے سمع وبصر کے ہو۔ وہ انبیاء کرام کے بعد سب سے افضل و برتر نہ ہوگا تو اور کون ہوگا؟

(۲) لا تحزن ان الله معنا. کے الفاظ سے واضح ہے کہ غار ثور میں جو معیت ایزدی اللہ تعالیٰ کا قرب خاص، اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے شامل حال تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ اور آپ کے وسیلہ سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی یہی معیت ایزدی حاصل تھی۔ اسی لئے معی کی جگہ معنا فرمایا گیا اور قرآن نے تصریح کی ہے کہ معیت ایزدی اللہ تعالیٰ کے محسن اور متقی بندوں کو نصیب ہوتی ہے۔

ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون (بے شک اللہ تقویٰ والوں اور احسان والوں کے ساتھ ہے)

اور قرآن نے اس امر کی بھی نشان دہی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ محسنین کے اجر وثواب کو ضائع نہیں فرماتا۔

ان الله لا يضيع اجر المحسنين

معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ متقی بھی ہیں اور محسن بھی۔ معیت رسول بھی انہیں حاصل ہوئی اور معیت ایزدی بھی اور یہ سب فضیلتیں اور عظمتیں انہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سچی خدمت گزاری، وفادار ساتھی ہونے کے صلہ میں ملیں کیونکہ اللہ تعالیٰ محسنین کے اجر وثواب کو ضائع نہیں فرماتا۔

(۳) فانزل الله سكينته عليه. پھر غار ثور میں حضور کی معیت کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سکینہ (حق وصداقت پر قائم رہنے کی خصوصی اور خاص رحمت) نازل فرمایا اور سکینہ انہی پر نازل ہوتا ہے جو کامل الایمان، مخلص مومن اور تقویٰ کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوں۔

(۴) علامہ عبدالجلیل قزوینی نے تصریح کی ہے کہ جب کفار مکہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کا منصوبہ بنایا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بحکم الٰہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ لیا۔

وبہمہ وجوہ رفتن محمد و بردن ابوبکر بے فرمان خدا نہ بود۔ (مجلس پنجم ص ۳۱۰)

ہر حال میں حضور کا ہجرت فرمانا اور حضرت ابوبکر کو ساتھ لینا حکم خدا کے بغیر نہ تھا۔

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل امین بحضور نبوی حاضر ہوئے۔ عرض کی اللہ تعالیٰ آپ پر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے کہ ابوجہل اور جماعت قریش نے آپ کے قتل کا منصوبہ بنایا ہے۔

امرک ان تستصحب ابا بکر (تفسیر حسن عسکری) ترجمہ: اور حکم دیا ہے کہ ابوبکر کو اپنا رفیق سفر بناؤ۔

ایسے خطرناک اور نازک موقع پر اللہ تعالیٰ کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رفیق سفر بنانے کا حکم دینا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخلص وفادار جانثار رسول ہونے کی واضح دلیل ہے۔

(۵) علامہ مومن کرمانی حملہ حیدری میں لکھتے ہیں شب ہجرت حضور صدیق اکبر کے گھر پہنچے وہ پہلے ہی ہجرت کے لئے تیار تھے۔ حضور نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا غار ثور کی طرف روانہ ہوئے۔ ابھی کچھ سفر طے ہوا تھا کہ حضور کے قدم مبارک زخمی ہوگئے۔

چوں رفقند چندیں بدامان دشت قدوم فلک سائے مجروح گشت

ابوبکر آنکہ بدوشش گرفت ولے زیں حدیث است جائے شگفت

کہ درکس قوت آمد پدید کہ بار نبوت تواند کشید

(حملہ حیدری ج۱)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کو کندھوں پر اٹھالیا۔ سخت تعجب کی بات ہے کہ ایک شخص (ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے اندر ایسی قوت وطاقت کیسے پیدا ہوگئی کہ بار نبوت کا متحمل ہوگیا۔

(۶) علامہ کرمانی مزید لکھتے ہیں کہ جب غار ثور نظر آئی تو اس غار میں پہلا قدم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رکھا اور اپنی قبا چاک کر کے غار کے سوراخوں کو بند کیا۔ کرتے کا کپڑا ختم ہوگیا تو ایک سوراخ باقی رہ گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سوراخ کو اپنے پاؤں کی اٹھ سے بند کیا۔

درآمد رسول خدا بغار تشستند یکجا بہم ہر دو یار

(پھر حضور غار میں داخل ہوئے اور دونوں یار یکجا جلوہ فرما ہوئے) (حملہ حیدری ج ا ص ۴۷)

(۷) حملہ حیدری کے فاضل شیعہ مصنف نے واقعہ ہجرت سے متعلق اپنے اشعار میں جن واقعات کو بیان کیا ہے ان سے مندرجہ ذیل حقائق نکھر کر سامنے آجاتے ہیں۔

(۸) حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے محرم راز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفر ہجرت کے راز سے آگاہ کر دیا تھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ساعت ہمایوں کے منتظر تھے کہ کب آسمان نبوت نیر اعظم ان کے غریب خانہ کو قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرماتے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خصوصی اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا۔ علامہ کرمانی آپ کی اس فضیلت وعظمت پر حیران وپریشان ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بار نبوت کے کیسے متحمل ہوگئے۔

(۹) غار میں پہلے حضرت ابوبکر داخل ہوئے اسے صاف کیا۔ سوراخوں کو بند کیا ایک سوراخ رہ گیا اس پر انگلی رکھ دی کہ کوئی موذی چیز حضور کو

تکلیف نہ پہنچا سکے۔

(۱۰) آخر سانپ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈس لیا اور حضرت صدیق اکبر نے جان کی پرواہ نہ کی۔

(۱۱) تین رات دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار میں رہے اور آفتاب نبوت کے انوار و برکات کا نظارہ کرتے رہے۔ ہر روز کھانا حضرت صدیق اکبر کے گھر سے آتا تھا۔ جسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تناول فرماتے تھے۔ یہ خدمات ابوبکر کے فرزند بکمال خلوص ومحبت سے سرانجام دیتے تھے اور کفار مکہ کے حالات کی اطلاع بھی دیتے تھے۔

(۱۲) پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر کے فرزند سے فرمایا:

نبی گفت پس پسر بو بکر را — کہ اے چوں پدر اہل صدق وصفا

دو جمل باید کنوں راہوار — کہ مارا رساند بہ یثرب دیار

(اے وہ جو اپنے باپ کی طرح صاحب صدق وصفا ہے۔ دو تیز رفتار اونٹ درکار ہیں جو مدینہ طیبہ تک ہمیں پہنچادیں) چنانچہ بحضور نبوی دو اونٹ حاضر کئے گئے اور چوتھے روز حضور غار سے باہر تشریف لائے۔

نشست از بر شتر آں شاہ دیں — ابو بکر را کرد با خود قرین

(ایک اونٹ پر شاہ دین سوار ہوئے۔ آپ نے اپنے پیچھے حضرت صدیق اکبر کو بٹھایا)

اور دوسرے اونٹ پر چرواہا عامر سوار ہو گیا اور حضور عازم مدینہ ہوئے۔ واقعہ ہجرت کے ان واقعات وحقائق پر (جنہیں شیعی فاضل نے بیان کیا ہے) غور کیجئے کہ حضرت امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفتر فضائل کی عظمت ورفعت کی کیا کیفیت ہے۔

خواجہ اول کہ اول یار بود — ثانی اثنین اذ ہما فی الغار بود

تفسیر امام حسن عسکری کی تصریحات: تفسیر حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں زیر آیت سورہ بقرہ لکھا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے بحضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عرض کی ''اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور یہ فرماتا ہے کہ ابوجہل اور قریش نے آپ کے قتل کی تدبیر مصمم کی ہے تو آپ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اپنے بستر پر چھوڑ دیئے کہ وہ مثل اسماعیل آپ کے جانثار ثابت ہوں گے''۔

''اور ابوبکر کو اپنا رفیق بنایئے اگر وہ موانست کریں اور اپنے عہد پر قائم رہیں تو جنت میں بلکہ اعلیٰ علیین میں آپ کے رفیق ہوں گے۔ حضور نے علی سے اس سلسلے میں بات کی تو راضی ہو گئے۔ پھر ابوبکر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے ابوبکر! کیا تم اس امر پر راضی ہو کہ اس سفر پر میرے ہمراہ رہو اور کفار قریش جیسے مجھے قتل کے لئے تلاش کریں۔ اس طرح تمہارے قتل کے در پے ہوں اور یہ بھی مشہور ہو کہ ہجرت پر تم نے مجھے آمادہ کیا اور میری رفاقت کی وجہ سے تم پر طرح طرح کے عذاب پہنچیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ کی محبت میں قیامت تک سخت ترین بلاؤں میں گرفتار رہوں، میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ آپ کو چھوڑ کر دنیا کی حکومت قبول کروں، حضور! میری جان ومال، اہل وعیال آپ پر قربان۔''

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معروضات کے جواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مخاطب بنا کر فرمایا۔

''اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ نے تم کو بمنزلہ میرے سمع وبصر کے کیا ہے اور تم کو میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو سر کو جسم سے اور روح کو بدن سے''۔ (تفسیر امام حسن عسکری)

دیکھئے! حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تصدیق فرما رہے ہیں کہ حضور نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحکم خدا اپنے ساتھ لیا جس سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام صحابہ کرام میں صرف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی اس نازک اور انتہائی خطرناک موقع پر سب سے زیادہ قابل اعتماد جاں نثار رسول تھے۔ حضور نے بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بمنزلہ سمع وبصر قرار دے کر ان کے جذبہ عقیدت ومحبت کی اور مخلص یار ہونے کی ڈگری دے دی' الغرض اس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رفیق نبوت' رفیق غار' مخلص جانثار ثانی اثنین کے معزز ومحترم درجہ پر فائز ہونا' صحابی رسول ہونا' ایسا کہ جو آپ کے صحابی رسول ہونے کا انکار کرے ان کا منکر قرآن ہونا' اللہ کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اپنا سکینہ' قرآن مجید کی وہ تصریحات ہیں جو گروہ صحابہ میں صرف اور صرف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے ساتھ خاص ہیں اور جن سے حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مخلص ہونا' خلیفہ بلافصل ہونا اور افضل امت ہونا آفتاب نیمروز سے زیادہ واضح ہے۔

خاص اس سابق سیر قرب خدا　　او حد کاملیت پہ لاکھوں سلام
سایہ مصطفیٰ مایہ اصطفاء　　عز وناز خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل　　ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقین سید المتقین　　چشم وگوش وزارت پہ لاکھوں سلام

رفیق قبر: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضور کے پہلو میں دفن ہونا بعد از وفات بھی حضور کی دائمی حضور کا شرف پانا آپ کے ذوق محبت وعقیدت کی قبولیت اور آپ کے مخلص مسلمان ہونے کی کھلی ہوئی برھان ہے۔

علامہ جامی قدس سرہ العزیز شواہد النبوت میں تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بوقت وفات وصیت فرمائی تھی کہ مرنے کے بعد میرا جنازہ تیار کر کے روضہ اقدس کے ساتھ رکھ دینا اگر روضہ اقدس سے اجازت مرحمت ہو جائے تو مجھے میرے رسول کے پہلو میں دفن کر دینا۔ بصورت دیگر مقابر مسلمین میں لے جانا' جب حضور سے اجازت طلب کی گئی تو روضہ اقدس سے آواز آئی۔

ادخلوا الحبیب الی الحبیب　　حبیب کو اس کے حبیب کے پاس رکھ دو۔

چنانچہ حضور کی صریح اجازت حاصل ہونے کے بعد پہلوئے نبوت میں آپ کو دفن کیا گیا۔

ترے ذوق محبت کو شرف اللہ نے یہ بخشا　　کہ حاصل ہے حضوری دائمی تجھ کو پیغمبر کی

حضرت صدیق اکبر کی خصوصی فضیلت: حضرت امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ خصوصیت بھی منفرد حیثیت

رکھتی ہے اور اس فضیلت میں بھی کوئی آپ کا ثانی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس مقدس مٹی سے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جسم منور کو بنایا اسی کے قریب کی طیب وطاہر مٹی سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم اقدس کی ترکیب عمل میں آئی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بات کتاب وسنت سے ثابت ہے اور مسلمانوں کے تمام طبقات اس پر متفق ہیں کہ آدمی جس جگہ کی مٹی سے پیدا کیا جاتا ہے اسی جگہ مرنے کے بعد دفن ہوتا ہے سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اصول کافی میں یہی معقول ہے۔۔(ترجمہ منقول ص ۶۲۷)

وہ گنبد نورانی جسے گنبد خضریٰ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جہاں آج سید المرسلین خاتم النبین حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جلوہ فرما ہیں، وہیں حضور کے پہلو میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دفن ہیں۔ وصال کے بعد بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلوئے رسول میں جگہ پانا آپ کے مخلص عاشق رسول ہونے کی دلیل ہے اور آپ کے عظیم وجلیل مرتبہ ومقام کی برہان بھی ہے۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا　　پہلوئے مصطفیٰ میں بنا آپ کا مزار

ائمہ اہلبیت رضوان اللہ علیہم سے منقول ہے کہ جو شخص حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حریم میں دفن ہوجائے یعنی آپ کے مزار اقدس کے قرب میں اسے جگہ مل جائے وہ مغفور ہے تو جب حریم حسینی میں دفن ہونے والے کا یہ اعزاز ہے تو وہ ہستی جو حریم رسول میں دفن ہے اس کا کیا اعزاز واکرام ہوگا۔

محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں　　پہلو میں جلوہ گاہ عتیق وعمر کی ہے

سعدین کا قرب ہے پہلوئے ماہ میں　　جھرمٹ کیے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے

تین چاند: حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواب دیکھا تھا کہ ان کے حجرہ میں آسمان سے تین چاند اترے ہیں ان کی تعبیر یہی قرار پائی کہ وہ تین چاند حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنھما ہیں جو حجرہ صدیقہ میں جلوہ فرما ہیں اور یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس اور طیب وطاہر صاحبزادی حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھی عظیم وجلیل فضیلت ہے کہ ان کا حجرہ مبارک حضور اور آپ کے دو مقدس نائبوں کی جلوہ گاہ ہے۔

حضور کا ارشاد: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ **ما بين بيتي و منبري روضة من رياض الجنة**

(میرے بیت (یعنی قبر مبارک) اور منبر مبارک کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے)

اور اسی باغ جنت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کے دونوں مقدس خلیفہ صدیق وفاروق رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔ قرب رسول اور معیت رسول کا ایسا عظیم وجلیل اعزاز عالم امکان میں سوائے امام صدیق وفاروق رضی اللہ عنھما کے کسی اور کو بھی حاصل ہے؟

فضائل ومناقب وخصائص صدیقی ایک نظر میں

(۱) حضرت امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتداء ہی سے شرک وکفر کی آلائشوں سے دور ونفور رہے ہیں۔ آپ نے کبھی بت کو سجدہ نہ کیا چار برس کی عمر میں آپ کے والد ابو قحافہ آپ کو بت خانہ لے گئے اور کہا "یہ ہیں تمہارے بلند وبالا خدا" انہیں سجدہ کرو۔ اس پر آپ نے بتوں کو مخاطب بنا کر فرمایا۔

''میں بھوکا ہوں، مجھے کھانا دے۔ میں ننگا ہوں، مجھے کپڑا دے، میں پتھر مارتا ہوں، اگر خدا ہے تو پھر اپنے آپ کو بچا''۔

وہ بت بھلا کیا جواب دیتے آپ نے ایک پتھر اس کے مارا۔ جس کے لگتے ہی وہ گر پڑا اور قوت خداداد کی تاب نہ لا سکا۔ باپ نے یہ حالت دیکھی۔ انہیں بہت غصہ آیا۔ انہوں نے تھپڑ رخسار مبارک پر مارا اور وہاں سے آپ کی ماں ام الخیر کے پاس لائے۔ سارا واقعہ بیان کیا۔ ماں نے کہا! اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ جب یہ پیدا ہوا تھا تو غیب سے آواز آئی تھی۔

یا امة الله بالتحقیق ابشری بالولد العتیق اسمه فی السماء صدیق لمحمد صاحب و رفیق

اے اللہ کی سچی لونڈی! تجھے مژدہ ہو اس آزاد بچے کا، آسمانوں میں اس کا نام صدیق ہے۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یار و رفیق ہے۔ میں نہیں جانتی کہ وہ محمد کون ہیں اور کیا معاملہ ہے۔ (قسطلانی شرح بخاری)

اس وقت سے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی نے شرک کی طرف نہ بلایا۔ یہ روایت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود مجلس اقدس میں بیان فرمائی۔ جب یہ بیان کر چکے، جبریل امین حاضر بارگاہ ہوئے عرض کی۔

صدق ابو بکر وھو الصدیق ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ کہا اور وہ صدیق ہیں۔

(۲) سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق ہیں۔

قرآن پاک کی رو سے نبیوں کے بعد صدیقوں کا درجہ ہے پھر شہداء ہیں۔ پھر صالحین۔ جیسے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نبیوں اور رسولوں کے سرتاج ہیں۔ اسی طرح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صدیقوں میں ممتاز ترین ہیں۔ تقویٰ، جرات، معاملہ فہمی، حربی قیادت، ایثار، سچائی، اولوالعزمی، دیانت، امانت، فیاضی، زہد و ورع، جود وسخا، تواضع، علم قرآن وحدیث، اتباع سنت، علم تعبیر و انساب غرضیکہ اعلیٰ اوصاف کے جامع ہیں۔

(۳) حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق صادق، مخلص جانثار اور ذات صفات نبوی کے مظہر اتم ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نائب مطلق، خلیفہ بلافصل، مزاج شناس رسول ہیں۔ اظہار نبوت سے قبل بھی آپ حضور کے احباب میں سب سے مقدم تھے۔

(۴) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعثت نبوی کے اول روز ہی سب سے پہلے بلا تردد و جھجک حضور کی نبوت کی تصدیق کی۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۸ سال تھی۔ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے جس کسی کے سامنے اسلام پیش کیا اس نے تامل ضرور کیا۔ مگر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغیر کسی تامل کے دعوت اسلام پر لبیک کہا۔ (بخاری)

(۵) مردوں میں سے سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے اور حضور کے ساتھ سب سے پہلے نماز پڑھنے کا شرف بھی آپ ہی کو حاصل ہے (استیعاب)

(۶) آپ نے دو بار اپنی ساری دولت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر ڈال دی، ہجرت کے وقت اور جنگ کے موقعہ پر مکہ معظمہ میں متعدد غلاموں کو اور باندیوں کو جو اسلام لانے کی وجہ سے کفار کے ظلم وستم کا شکار تھے خرید کر آزاد کر دیا۔ ان میں حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔

(۷) مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے لئے زمین کی قیمت بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ادا کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"ابوبکر کے مال نے مجھے جتنا نفع پہنچایا کسی اور کے مال نے اتنا نہیں پہنچایا۔

(۸) ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور فدا کاران اسلام کو یہودیوں کی مکاریوں اور منافقین کی ریشہ دوانیوں سے واسطہ پڑا اور قریش مکہ اور یہود مدینہ کی پے در پے کوششوں کے نتیجے میں سارا عرب حضور کے مقابلہ میں اٹھ کھڑا ہوا تو اس وقت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی یہ شرف حاصل ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خاص الخاص مشیر کے فرائض انجام دیئے اور ہر موقع پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت و مدافعت کے لئے اپنے آپ کو ڈھال بناتے رہے۔

(۹) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عہد رسالت و برکت میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عاشق صادق کا بے مثال اور ایمان افروز کردار ادا کیا۔ مکہ میں قریش کے مظالم اور ان کی ایذا رسانیوں کے مقابلے میں وہی سینہ سپر ہوتے تھے۔ ہجرت کے انتہائی نازک موقع پر غار ثور سے مدینہ منورہ تک پوری جانثاری سے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت کا حق ادا کیا۔

(۱۰) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عشق رسول ہی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم منصب پر "ختم نبوت" کا محافظ بنایا۔ آپ نے ناسازگار حالات کے باوجود ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کو ناموس رسالت سے کھیلنے کی اجازت نہ دی اور قیامت تک آنے والے عشاق رسول کو حفاظت ختم نبوت کا سبق سکھایا۔ جن کذاب مدعیان نبوت کو آپ کے دور میں کچلا گیا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ اسود عنسی، طلیحہ، مسیلمہ کذاب، شجاع بنت حارثہ تمیمہ۔

(۱۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سب سے زیادہ شجاع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ بدر کی لڑائی میں حضور کی حفاظت کے لئے عریش (ایک محفوظ چھپر) بنایا گیا تھا۔ خدا کی قسم ہم میں سے کسی کو جرات نہیں ہوئی کہ اس عریش کو کفار سے محفوظ رکھنے کے لئے سپر بن جائے۔ اس نازک اور خطرناک موقع پر صرف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تلوار کھینچ کر کھڑے ہوئے۔ جس کسی نے بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا۔ انہوں نے اس کی مدافعت فرمائی (تاریخ الخلفاء)

(۱۲) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ کارنامہ نہایت ہی زریں ہے کہ جنگ یمامہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورہ سے آپ نے زید بن ثابت انصاری کو قرآن مجید کی تمام سورتوں کو جمع کرنے پر معمور کیا اور انہوں نے بکمال وخوبی یہ خدمت انجام دی۔

(۱۳) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مملکت اسلامی کی بنیادیں استوار کیں۔ آپ ہی کی کوشش سے ایسے لوگ مسلمان ہوئے جو بعد میں جلیل القدر صحابی اور اسلام کے سچے فدائی بنے۔ اسلام سے، محبت جان و مال کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت آپ کی زندگی کا مقصد وحید تھا۔ انہوں نے اسلامی مملکت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد فتنوں اور شورشوں نے ہجوم کیا۔ فتنہ ارتداد، قبائلی عصبیت، خاندانی نجابت کا استحقاق، باغیوں کی جانب سے سرکشی کے نئے خطرات، مملکت کو قرآن وسنت کے اصول وضوابط پر حرف بہ حرف اور من وعن قائم رکھنا۔ غرضیکہ بہت سے نازک اور مشکل مرحلے اس باحوصلہ رفیق رسول نے

کمال حسن تدبر، خداداد ذہانت، سیاسی فراست اور دینی استقامت سے طے کئے۔ جہاں تحمل اور سیاسی حکمت عملی درکار تھی وہاں اسے اختیار کیا اور جہاں قوت بازو اور بزور شمشیر منافق، مرتد اور جھوٹے مدعی نبوت کی سرکوبی ضروری تھی، وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے دین کی ناموس کے لئے مسلمانوں کی اجتماعی طاقت اور شجاعت سے کام لیکر مشرکوں، منافقوں اور مرتدوں کا قلع قمع کیا اور قافلہ اسلام پھر اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ رواں دواں ہوگیا۔

(۱۴) مسند آرائے خلافت ہوتے ہی ان کے سامنے صعوبتوں، مشکلوں اور خطرات کے پہاڑ آن پڑے۔ ایک طرف جھوٹے مدعیان نبوت تھے کہ مسلح تصادم پر آمادہ ہوگئے۔ دوسری طرف مرتدین اسلام کی ایک جماعت علم بغاوت بلند کئے ہوئے تھی۔ منکرین زکوٰۃ نے علیحدہ شورش برپا کر رکھی تھی۔ لیکن جانشین رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی روشن ضمیری، پاکیزہ سیاست، بے مثال تدبر اور غیر معمولی استقلال کے باعث نہ صرف اس کو گل کرنے کی تمام ناپاک کوششوں کو ناکام بنادیا بلکہ پھر اسی مشعل سے تمام عرب کو منور کر دیا۔ اس لئے حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اسلام کو جس نے حیات نو بخشی اور دنیائے اسلام پر سب سے زیادہ جس کا احسان ہے وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہی ذات گرامی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں برکتیں اور رحمتیں ہوں اس پاک باز اور مقدس انسان پر جس نے اپنی ساری عمر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت، اسلام کی تبلیغ واشاعت اور اسلامی معاشرہ کی تعمیر میں صرف کر دی۔

(۱۵)۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفر و حضر، غزوات و ہجرت حتیٰ کہ وصال کے بعد بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت ومصاحبت حاصل ہے۔

(۱۶)۔ قرآن میں آپ کو صاحب النبی کے معزز لقب سے یاد کیا گیا۔

(۱۷)۔ جنگ بدر میں آپ کو میمنہ کا سردار بنایا گیا۔

(۱۸)۔ غزوہ بدر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

(۱۹)۔ غزوہ تبوک میں آپ نے اپنا سارا مال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر نثار کر دیا۔

(۲۰)۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشرہ مبشرہ کے سرخیل اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جمال وجلال کے مظہر اتم ہیں۔

(۲۰)۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مرض وفات میں آپ کو اپنی جگہ امامت کے لئے مقرر فرمایا۔ آپ نے حیات نبوی میں سترہ وقت کی نمازیں پڑھائیں اور تمام صحابہ کرام بشمول حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم آپ کی اقتداء میں نماز پڑھتے رہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ ہجری کو غروب آفتاب کے بعد ہوئی۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۶۳ برس تھی۔ کم وبیش ۲۷ ماہ مسلمانوں کی زمام اقتدار ان کے ہاتھ میں رہی اور اسی قلیل مدت میں انہوں نے جو نظام حکومت قائم کیا اس پر حضور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رفیع المنزلت عمارت کھڑی کر دی۔

سنت مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جدید سائنس

محقق دوراں مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کا اثر اور جدید سائنسی انکشافات: سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نام دیا ہمیں اپنی پہچان سکھائی۔ ہمیں عزت دی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکنے کا سلیقہ سکھایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ہماری اصل پہچان ہے۔

حدیث شریف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم برے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔ (ترمذی شریف، جلد دوم (مترجم) حدیث نمبر 746، صفحہ نمبر 301، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نام انسانی شخصیت کا آئینہ ہوتا ہے لہذا اس کا اچھا ہونا ضروری ہے جو نام اسلام کے مطابق ہو وہ اچھا ہے اور جو اسلام کے خلاف ہو یا اس سے کوئی برا پہلو نکلتا ہو، وہ برا ہے لہذا اسلام میں اس امر کی بڑی تاکید کی گئی ہے کہ اپنے بچوں اور بچیوں کے نام رکھتے وقت اچھے ناموں کو مدنظر رکھا جائے کیونکہ ناموں کا اخلاق و عادات اور اس کی اپنی زندگی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ عموماً برے ناموں کے اثرات بچوں کے اخلاق پر بھی پڑتے ہیں۔ اس بارے میں سائنس کیا کہتی ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں۔

☆ **پروفیسر پیرل ماسٹر کی تحقیق:** پیرسائیکالوجی کے ماہر پروفیسر پیرل ماسٹر نے اپنی حالیہ تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ نام زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں حتیٰ کہ نام کے الفاظ کا ترجمہ بھی اپنے فوائد اور اثرات بدل دیتا ہے۔ پروفیسر کے مطابق ''میں نے رحیم اور پرویز کے نام کا موازنہ کیا تو رحیم سے سبز اور سفید روشنی نکلتی ہوئی نظر آئی اور پرویز سے سیاہ اور نسواری رنگ کی روشنی مترشح ہو رہی تھی'' یہی کیفیت تعویذ کے فوائد اور اس کے الفاظ کی ہے۔ طاقت دراصل الفاظ میں ہے، چاہے وہ نام کی شکل میں ہو یا وہی نام تعویذ کی شکل میں ہو۔

☆ **توکل اور جدید سائنسی انکشافات:** اپنی تدابیر اور کوشش کے انجام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے کا نام توکل ہے۔ توکل دراصل انسان کے دلی ارادے کی ایک حالت ہے جس میں انسان دنیا کی تمام اشیاء سے بالاتر ہو کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پر امید اور بھروسہ قائم رکھنا توکل ہے۔ توکل اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا راستہ ہے۔ جو صدق دل سے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے کسی چیز کی کمی نہیں رہنے دیتا۔

حدیث شریف: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ اگر تم خدا تعالیٰ پر توکل کرو جیسا کہ کرنا چاہئے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ صبح کو بھوکے جاتے ہیں، شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے

ہیں(ترمذی شریف، کتاب الزہد، حدیث نمبر2351)

حدیث شریف: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے بدن نہیں داغتے، کسی چیز سے بدشگونی نہیں لیتے اور نہ جھاڑ پھونک (کفریہ منتر) کرواتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں (ابوداؤد، حدیث نمبر352)

جدید تحقیق: اس وقت یورپی عوام بے شمار نفسیاتی امراض سے دوچار ہے اس کی بنیادی وجہ توکلی زندگی کا فقدان ہے۔ اگر ان سے کوئی نقصان ہوتا ہے تو وہ اس نقصان کے عوامل کو تلاش کرتے ہیں اور وہ عوامل مل جاتے ہیں تو اپنے آپ کو ملامت کرتے ہیں اور اگر عوامل نہیں ملتے، تب بھی اپنے آپ کو ملامت کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض اوقات دلبرداشتہ ہوکر خودکشی کرلیتے ہیں۔

بالکل یہی کیفیت ایک گھردار خاتون کی ہے کیونکہ گھر میں رہتے ہوئے بہرحال اسے گھریلو مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اب یہاں اسلام صبر اور توکل کا درس دیتا ہے لیکن یورپین زندگی کے اشتعال میں صبر اور توکل کی چیز ہی نہیں گزری۔ اس لئے وہاں طلاق کی زیادتی ہے۔ نفسیاتی ماہرین کے مطابق توکل آدمی کو بے شمار خطرناک نفسیاتی امراض سے نجات دیتا ہے اور اس توکل کی وجہ سے انسان معاشرے کا اچھا شہری اور فرد بن سکتا ہے۔

☆ **قرآن مجید کائنات کی اشیاء کا منبع:** جدید علم کائنات مشاہداتی طور پر یہ بتاتا ہے کہ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ جب تمام کائنات دھوئیں کا بادل تھی۔ ایک مبہم بہت زیادہ ٹھوس اور گرم گیسوں کا مجموعہ تھا۔ یہ جدید علم کائنات کی غیر متنازعہ حقیقت ہے اب سائنس دان اس دھوئیں میں سے نئے ستاروں کا مشاہدہ کرسکتے ہیں۔ ہم اس دھوئیں کے مادے میں رات کو ان جگمگاتے ہوئے ستاروں کو اس طرح سے دیکھ سکتے ہیں جیسا کہ یہ پوری کائنات

ثم استوٰی الی السمآء وھی دخان

ترجمہ: پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا (پ24، سورۂ حم السجدہ، آیت11، ترجمہ کنزالایمان)

کیونکہ زمین اور آسمان اسی دھوئیں سے بنائے گئے ہیں۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ زمین اور آسمان ایک دوسرے سے ملے ہوئے وجود تھے پھر اس قسم کے دھوئیں سے ان کو بنایا گیا اور ایک دوسرے سے علیحدہ کردیا۔

اولم یرالذین کفروا ان السمٰوٰت والارض کانتا رتقاً ففتقنٰھما

ترجمہ: کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے انہیں کھولا (پ17، آیت30، سورۃ الانبیاء ترجمہ کنزالایمان)

☆ **قرآن مجید میں پہاڑوں کا تذکرہ:** ایک کتاب جس کا نام (Earth) ہے، دنیا کی بہت سی یونیورسٹیوں میں ایک بنیادی حوالہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کے دو مصنفوں میں سے ایک بڑا نام پروفیسر فرانک پریس ہے۔ پروفیسر فرانک پریس امریکہ کے سابق صدر

جمی کارٹر کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے مشیر رہے ہیں اور بارہ سال تک نیشنل اکیڈمی آف سائنسز واشنگٹن ڈی سی کے صدر رہ چکے ہیں۔ ان کی کتاب (Ear th) کے مطابق پہاڑوں کے نیچے تہیں (Underlying Roots) بچھی ہوتی ہیں۔ یہ گہرائی میں مضبوطی کے ساتھ جمی ہوئی ہوتی ہیں اس طرح پہاڑ کھونٹے کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ اس بات کو قرآن مجید نے اس طرح بیان کیا ہے۔

الم نجعل الارض مھٰداً و الجبال اوتاداً ترجمہ: اور کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ کیا اور پہاڑوں کو میخیں

جدید زمینی سائنس نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ پہاڑ سطح زمین کے نیچے گہرائی رکھتے اور بعض اوقات سطح زمین سے بلند بھی ہو جاتے ہیں۔ تو پہاڑوں کی صورتحال کو صحیح طور پر واضح کرنے کے لئے مناسب ترین لفظ میخ ہے۔ جس کو ہم کیل بھی کہہ سکتے ہیں اور یہ میخیں سطح زمین کے اندر مضبوطی سے جمی ہوئی اور چھپی ہوئی ہیں۔ سائنسی تاریخ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ پہاڑوں کے نیچے گہری تہوں کا نظریہ (Theory) انیسویں صدی کے آدھے سے زیادہ گزر جانے کے بعد معلوم ہوا۔

(The Geological Concept of Mountain in The Quran (P.No 5)

پہاڑ زمین کی تہہ (پرت) کو مضبوطی سے جمانے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(The Geological Concept of Mountain in the Quran)(P.No44/45)

یہ زمین کو ہلنے سے روکتے ہیں۔

ترجمہ: اور اس نے زمین میں لنگر ڈالے کہ کہیں تمہیں لے کر نہ کانپے اور ندیاں اور راستے کہ تم راہ پاؤ۔ (سورۃ النحل، پارہ 15، آیت 15)

اسی طرح سطح زمین کی ساکت کے بارے میں حالیہ نظریہ یہ ہے کہ پہاڑ زمین کو ثبات عطا کرتے ہیں یہ بات زمینی علوم میں 1960ء کے بعد آئی ہے۔ کیا کوئی شخص یہ تصور کر سکتا تھا کہ یہ بڑے بڑے اور ٹھوس پہاڑ جو آپ کے سامنے موجود ہیں، زمین کے نیچے گہرائیوں میں ان کی تہہ پھیلی ہوئی ہے، جس کو آج سائنس دان وثوق سے بیان کر رہے ہیں۔

علم ارضیات کی کتابوں کی ایک بہت بڑی تعداد میں جب پہاڑوں کا تذکرہ ہوتا ہے تو وہ زیادہ تر پہاڑوں کے ان حصوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو زمین کے اوپر ہوتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کتابیں علم ارضیات کے ماہرین کی لکھی ہوئی ہیں لیکن یہ قرآن کا معجزہ ہے کہ اس نے جدید ترقی یافتہ علم ارضیات سے اپنا لوہا منوایا۔

☆ **قرآن مجید اور بادل:** سائنس دانوں نے بادل کی ساخت کا مطالعہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ بارشوں والے بادل نہایت متعین طریقے سے ترتیب و تشکیل دیئے گئے ہیں اور خاص اقدامات اور خاص قسم کی ہوا اور بادلوں کے ساتھ منسلک ہیں۔

☆ **بارش کے بادلوں کی قسم کو بارشی بادل یا برمطیر کہا جاتا ہے:** ماہرین موسمیات نے اس بات کا بغور مطالعہ کیا کہ کس طرح یہ ابر مطیر تشکیل پاتے ہیں اور کس طرح یہ بارش، ژالہ باری اور گرج چمک پیدا کرتے ہیں۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ بارشی بادل یعنی ابر مطیر بارش پیدا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مراحل سے گزرتے ہیں۔

☆ **ہوا کا بادلوں کو دھکیلنا:** ہوا بادلوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں اور ابری تودوں کو کسی علاقے کی طرف دھکیلتی ہے جہاں تمام بادل ایک خاص جگہ مرتکز ہو جاتے ہیں اور ابر مطیر تشکیل پاتا ہے۔

☆ **ملاپ:** پھر ان چھوٹے چھوٹے بادلوں کا ملاپ ہو جاتا ہے جس سے بڑے بادل تشکیل پاتے ہیں۔

☆ **بادلوں کا انبار:** جب چھوٹے بادل اکھٹے ہوتے ہیں، ہوا اوپر کی جانب حرکت کرتی ہے اور بڑے بادل اندر سے اپنا حجم بڑھاتے ہیں تو ہوا کی اوپر کی جانب حرکت بادل کے درمیانی حصے میں زیادہ طاقتور ہوتی ہے بہ نسبت کنارے والے حصوں کے درمیانی حصہ اس لئے ہوتی ہیں۔ یہ ہوا کی اوپر کی جانب حرکت بادل کی ہیئت کو عمودی بنانے کا سبب بنتی ہے اس طرح بادلوں کا انبار اکھٹا ہوتا رہتا ہے۔ یہ عمودی نشو ونما بادل کی ہیئت کو فضا کے ٹھنڈے علاقوں تک پھیلاتے ہیں وہاں پانی کے قطرات اور ژالہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جب یہ پانی قطرات اور ژالے بہت زیادہ بھاری ہو جاتے ہیں تو یہ بادلوں میں بارش اور ژالہ باری کی شکل میں نیچے آنا شروع کر دیتے ہیں۔

بحوالہ (The Atmosphere, Anthes and other P.No259)

(Elements of meeorology, mellean thompson, P.No 141,142)

☆ **اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:** کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نرم نرم چلاتا ہے بادلوں کو پھر انہیں آپس میں ملاتا ہے پھر انہیں تہہ بہ تہہ کر دیتا ہے تو دیکھئے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکلتا ہے اور اتارتا ہے آسمان سے اس میں جو برف کے پہاڑ ہیں، ان میں سے کچھ اولے پھر ڈالتا ہے انہیں جس پر چاہے پھیر دیتا ہے انہیں جس سے چاہے قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک پھر آنکھ لے جائے۔ (سورۃ النور، آیت 43)

ماہرین موسمیات نے حالیہ سالوں میں جدید ترین آلات مثلاً جہاز، سیاروں، کمپیوٹر، بادبانی غباروں کی مدد سے بادلوں کی ساخت، بناوٹ اور ترتیب وتشکیل کی تفصیلات کو معلوم کیا ہے۔ دوسرے جدید ترین اور طاقتور آلات کی مدد سے ہوا اور اس کی سمت کا مطالعہ، نمی، رطوبت اور اس کا تغیر، سطح کا تعین اور فضائی دباؤ کا تعین وتغیر کے متعلق معلومات حاصل کی ہیں، ماہرین موسمیات نے اپنی تحقیق سے پتہ چلایا ہے کہ ابرثی بادل اور ابر مطیر جو ژالہ باری کی برسات کرتا ہے، پچیس ہزار سے تیس ہزار فٹ بلندی سے نیچے آتا ہے اور پہاڑ کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ حوالہ (Elements of meeorology, mellean thompson, P.No141)

☆ **بارش کا پانی اور سائنس:** آب مینہ یعنی بارش کا پانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے لئے ایک عظیم اور بے نظیر تحفہ اور نعمت ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن (ترجمہ) اور اس نے مینہ برسا کر تمہارے کھانے کے لئے انواع واقسام کے میوے پیدا کئے (سورہ البقرہ آیت 22 کا کچھ حصہ)

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

القرآن: (ترجمہ) وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جسے تم پیتے ہو اور اس سے درخت بھی شاداب ہوتے ہیں، جن میں تم اپنے چارپایوں کو چراتے ہو، اسی پانی سے وہ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور (اور بے شمار درخت) اگاتا ہے اور ہر طرح کے پھل پیدا کرتا

ہے۔(سورۃ النحل، آیت10-11 کا کچھ حصہ)
مندرہ بالا تمام آیات میں اللہ تعالیٰ نے مینہ یعنی بارش کے برسنے اور اس کی وجہ سے انسان اور جانوروں اور نباتات کو حیات نو میسر آنے والی باتیں اشاروں میں بتائی ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بارش نہ ہوتو ہرے بھرے درخت مرجھا جائیں، فصلیں تباہ ہو جائیں۔آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ جہاں بارش نہیں ہوتی وہاں قحط سالی اور زندگی بے رونق ہو جاتی ہے۔
☆ **جدید تحقیق**: ہوا میں شامل بخارات کا فضا کے بالائی سرد طبقوں میں پہنچ کر عمل تکفیف سے بادل کی صورت اختیار کر لینا اور پانی کی شکل میں زمین پر گرنا بارش ہے۔گرمی کی وجہ سے عمل تبخیر زیادہ ہوتا ہے جس سے ہوا میں بکثرت بخارات جذب ہو جاتے ہیں۔گرم ہوا میں بخارات کو جذب کرنے کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے اور سرد ہوا میں کم۔گرم ہوا ہلکی ہو کر اوپر اٹھتی ہے۔ذرات اور بخارات سے لدی ہوئی گرم ہوا بلندی پر پہنچتی ہے تو عمل تکفیف سے بخارات قطروں کی شکل اختیار کر کے بادل کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔یہ قطرات خاکی ذرات کے گرد لپٹ جاتے ہیں لیکن جب یہ مزید بخارات کے مل جانے سے بھاری ہو جاتے ہیں تو بارش کی شکل میں زمین پر گر پڑتے ہیں۔شبنم، کہر اور برف بھی اسی طرح وجود میں آتے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ شبنم اور کہر کا عمل ہوا کے زیریں میں ہوتا ہے یعنی زمین کے نزدیک اور بادل، بارش اور برف وغیرہ ہوا کے بالائی حصوں میں وجود میں آتے ہیں۔
بارش کے پانی سے وہ حضرات سر دھوئیں جن کے بادلوں میں چکنائی اور خشکی بہت ہوتی ہے۔بارش کے پانی سے جھاگ اچھی اور بڑی ملائم بنتی ہے جن سے بادلوں کی جڑوں سے چکنائی اور خشکی نکل جاتی ہے لیکن بارش کے برسنے کے شروع میں پانی جمع نہ کریں کیونکہ فضا میں دھواں، کیمیائی عناصر اور آلودگی ہوتی ہے۔شروع کی بارش اس کو دھو کر لاتی ہے اس کے بعد کی بارش کو جمع کریں۔امریکہ کے دیہاتی علاقوں میں دیکھا گیا ہے کہ وہاں کی خواتین اپنی چھتوں پر خالی برتن رکھ دیتی ہیں، جب بارش سے ان کے برتن بھر جاتے ہیں وہ اس پانی کو سر دھونے میں استعمال کرتی ہیں اس کے علاوہ بارش کا پانی کپڑے دھونے کے لئے بھی اچھا ہے۔
اللہ اللہ عقل حیران ہے کہ بارش جیسے پانی کو بھی اللہ تعالیٰ نے برکتوں سے بھرپور فرمایا ہے اور قرآن مجید میں بھی چودہ سو سال پہلے فرما دیا گیا اور آج جدید سائنس نے بھی اس کی تائید کی کہ بارش ایک عظیم نعمت ہے جو کمالات سے مالا مال ہے۔
قرآن مجید وہ کلام ہے جسے دیکھ کر سائنس دانوں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود ویسا ہی ہے جیسا نازل ہوا تھا۔اس میں ساری حکمتیں اور دانائیاں رکھ دی گئی ہیں۔درحقیقت سائنس نے جو تحقیقات پیش کی ہیں یہ تو مختصر ہیں۔صرف قرآن پر تحقیق اگر یہاں بیان کی جائے تو کتابوں کی کتابیں بھر جائیں اس کی اتنی وسعت ہے۔غیر مسلم سائنس دانوں نے واضح الفاظ میں یہ چیز بیان نہیں کی مگر ان کے ذہنوں نے یہ سوچا تو ہوگا کہ جس قرآن میں اول و آخر سارے علوم موجود ہیں۔جس میں علمی، ادبی، تحقیقی ساری چیزیں پہلے بیان کر دی گئیں جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر کئی انبیاء علیہم السلام کے تذکرے موجود ہیں۔جب قرآن میں اتنے علوم موجود ہیں تو یہ قرآن جس ہستی پر نازل ہوا، اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم مبارک کی وسعتوں کا کون اندازہ لگا سکتا ہے، یہ بات سائنس دانوں نے ضرور سوچی ہوگی؟

کشف المعانی لمکتوبات امام ربانی

شرح مکتوبات شریف (مکتوب یازدھم ، بقیہ)

محدث زماں علامہ محمد اسحاق نظیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فارسی	اردو
''وایضاً آنچہ حضرتِ شیخ از دوامِ این حدیث فرمودہ اند نیز ظاہر گشت کہ حدیث عبارت از چہ چیز بود و دوامِ آن چو ودر خود نیز این حدیث دائمی اگرچہ از نوادر است''	ااور نیز وہ جو حضرت شیخ (ابوسعید ابوالخیر) نے اس حدیث کے دائمی ہونے کے بارہ میں فرمایا ہے وہ بھی ظاہر ہوگیا ہے کہ حدیث کس چیز سے عبارت ہے (یعنی حدیث کا کیا مطلب ہے) اسکا دوام کیا ہے اور اپنے اندر بھی اس حدیث کو دائمی پایا ہے اگرچہ نوادر سے ہے (اس حدیث سے مجدد صاحب کی مراد تجلی ذاتی برقی ہے حضرت شیخ ابوالخیر نے اپنے استاد ابوعلی دقاق سے پوچھا کہ یہ بات دائمی ہے استاد نے کہا نہیں شیخ نے مراقبہ کیا کچھ دیر کے بعد سر اٹھایا اور فرمایا کہ اے استاد یہ دائمی ہے استاد نے کہا نہیں شیخ نے پھر مراقبہ کیا اور کہا کہ اے استاد دائمی ہے تو استاد نے کہا اگر دائمی ہے تو نادر ہے شیخ نے فرمایا کہ یہ ان کے نزدیک بھی تجلی ذاتی دائمی ہے دیگر مشائخ کے نزدیک دائمی نہیں)
''دیگر کتاب دیدن اصلاً خوش نمی آید مگر آنکہ ذکرِ اُقدامِ عالیہ اکابر کہ در مقامات واقع شدہ اند جائے ثبت کردہ باشند خوش می آید کہ این قسم چیزے دیدہ شود واقع مشائخِ متقدمین بیشتر مرغوب ست کُتبِ حقائق و معارف علی الخصوص سخنانِ توحید و تنزلاتِ ورانمی تواند مطالعہ کرد''	دوسری عرض یہ ہے کہ کتاب دیکھنا (یعنی مطالعہ کرنا) بالکل ہی اچھا نہیں لگتا (یہ اس کی خصوصی ہنگامی کیفیت ہے) مگر وہ کہ اکابر کے بلند مراتب جو مقامات میں واقع ہوئے انکا کسی جگہ ذکر لکھا گیا تو (پڑھنا) اچھا لگتا ہے کہ اس قسم کی کوئی چیز دیکھی جائے (یعنی اس طرح کی کتاب کا مطالعہ کرنا اچھا لگتا ہے) اور پہلے گزرے ہوئے مشائخ کے حالات (پڑھنا) بہت پسند ہے۔ حقائق اور معارف کی کتابیں خاص طور پر توحید اور مراتب کے تنزلات کی باتیں مطالعہ نہیں کی جاسکتیں (یعنی ان بحثوں کے پڑھنے کو جی نہیں چاہتا)۔
''خود درین باب بحضرتِ شیخ علاؤ الدولہ بسیار مناسب میابدو در ذوق و حال درین مسئلہ بشیخ مشارالیہ متفق است''	ااپنے آپکو اس معاملہ میں حضرت شیخ علاؤالدولہ کے ساتھ بہت مناسب پاتا ہوں اور اس مسئلہ میں اور ذوق رکھنے میں مشارالیہ (جسکی طرف اشارہ کیا گیا یعنی علاؤالدولہ) شیخ سے متفق ہوں۔
''اما علم سابق تابان وشدت آمدن نمی دہد''	بہر حال سابق علم انکار اور سختی کی طرف نہیں آنے دیتا (یعنی اب توحید وجودی کے مسئلہ میں شیخ رکن الدولہ علاؤالدین کے ہم مشرب ہوں مگر پہلے کچھ عرصہ توحید وجودی والوں کا ہم مشرب تھا لہذا یہ پہلی معرفت وجود شدت کی اجازت نہیں دیتی)۔

زیادہ ہنسنے پر وعیدیں

حضرت علامہ ثمرقندی علیہ الرحمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا اے زمین کے نمک تم کبھی خراب نہ ہونا اس لئے کہ جب دوسری چیزیں خراب ہوجاتی ہیں تو نمک سے صحیح ہوجاتی ہیں اور جب خود نمک ہی خراب ہوجائے تو وہ کسی بھی چیز سے درست نہیں ہوتا۔ اے میرے حواریو! تعلیم دینے پر اجرت نہ لو مگر جتنا کہ تم نے مجھے دیا ہے۔ جان لو کہ تمہارے اندر دو عادتیں جاہلوں والی ہیں وجہ کے بغیر ہنسنا اور رات کو بغیر جاگنے کے دن کو سوجانا۔

حضرت فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے علماء کو زمین کا نمک قرار دیا ہے کیونکہ علماء اللہ تعالیٰ عزوجل کی مخلوق کی اصلاح کرتے ہیں اور عقبیٰ کے راستہ کی راہنمائی کرتے ہیں اگر علماء نے راہ آخرت کو چھوڑ دیا تو دوسرے لوگوں کو راہ آخرت سے آگاہی کون کرے گا؟ اور جاہل لوگ کس طرح بھلائی حاصل کریں گے۔ دیگر آپ علیہ اسلام نے یہ فرمایا کہ تعلیم دینے پر اجرت وصول کرنا مگر اتنی کہ جتنی تم نے مجھے دی ہے اس کا مفہوم یوں ہے کہ علماء کرام انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء کرام لوگوں کو اجرت کے بغیر تعلیم دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ القربیٰ (الشوریٰ:۲۳)

ترجمہ: آپ فرمادیجئے کہ میں تم سے اجرت کا سوال نہیں کرتا سوائے قرابت داروں کی محبت کے۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

ان اجری الا علی اللہ ترجمہ: میرا اجر تو اللہ عزوجل کے پاس ہے۔

اس طرح علماء کرام کو چاہئے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کی اتباع کریں اور تعلیم دینے پر اجرت نہ لیں نیز بغیر عجب کے ہنسنے کے متعلق آپ کے فرمان عالیشان کا مطلب یہ ہے کہ قہقہہ جو کہ مکروہ ہے اور یہ نادانوں کا عمل ہے نیز بغیر سحر کے صبح کرنے کا مقصد یہ ہے کہ رات کو جاگے بغیر دن کے پہلے حصہ میں سونا نادانی ہے درمیانی حصہ میں سونا اچھا ہے اور دن کے آخری حصہ میں سونا جہالت ہے۔

لذت کو باطل کرنے والی چیزیں: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک دن مسجد شریف میں تشریف لائے جبکہ لوگ باتیں کرتے ہوئے ہنسی مذاق میں مشغول تھے تشریف لائے۔ آپ نے کچھ دیر کھڑے رہنے کے بعد سلام کیا اور فرمایا لذتوں کو باطل کرنے والی چیز کا کثرت سے ذکر کیا کرو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لذتوں کو مٹانے والی چیز کونسی ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا موت ہے اسی طرح پھر ایک دفعہ تشریف لائے جبکہ لوگ ہنس رہے تھے

فرمایا: اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم وہ جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور روتے بہت زیادہ۔ اسی طرح ایک دوسری دفعہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو لوگ باتیں کرتے ہنس رہے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کہنے کے بعد فرمایا: ''اسلام ابتداء میں غریب تھا یعنی اسے کوئی نہیں جانتا تھا اور بہت جلد جانا جائے گا۔ یعنی بشارت ہے قیامت کے دن غرباء کو جن کو قیامت کے دن مزے حاصل ہوں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن کے غریب کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو لوگوں کے بگڑ جانے کے باوجود اصلاح پر رہیں گے''۔

فراق میں ایک راز: اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہ جب حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان جدائی ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ اسلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے خضر علیہ السلام نے کہا: اے موسیٰ علیہ السلام! جھگڑنے سے اجتناب کرو۔ بلاضرورت کہیں نہیں جانا چاہیے۔ واقعہ عجوبہ کے بغیر ہنسنا اچھا نہیں کسی کی خطا پر تعجب نہیں کرنا چاہئے اور بعض روایت میں ہے کہ خطا کرنے والوں کی خطاؤں پر انہیں شرمندہ کرنا اچھا نہیں۔ اے ابن عمران (موسیٰ علیہ السلام) اپنی خطاؤں پر رونا چاہئے۔

مسکراہٹ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام: حضرت عوف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قہقہہ مار کر کبھی نہیں ہنستے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تبسم فرماتے تھے اور جدھر متوجہ ہوتے تو پورے چہرۂ انور سے متوجہ ہوتے تھے۔

اس حدیث مبارکہ سے اس بات کی دلیل ہے کہ تبسم سے ہنسنا روا ہے اور قہقہہ سے ہنسنا روا نہیں ہے اس لیے عقلمند کے لیے ضروری ہے کہ وہ قہقہہ کے ساتھ نہ ہنسے کیونکہ دنیا میں جو شخص قہقہہ مار کر تھوڑا سا بھی ہنسے گا وہ قیامت کے روز بہت روئے گا۔ تو ان لوگوں کا کیا بنے گا جو دنیا میں زیادہ ہنستے ہیں اور قیامت کے دن ان کا کیا حال ہوگا اور محشر کے روز کیا منہ دکھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

فلیضحکوا قلیلاً و الیبکوا کثیراً　　　کم ہنسو اور کثرت سے رویا کرو۔

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دنیا میں کم ہنسنا چاہئے ورنہ آخرت میں بہت زیادہ رونا پڑے گا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مذکورہ آیہ کریمہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ گر دنیا میں بھی ہنسیں گے تب بھی آخرت میں اپنے اس عمل کے بدلے میں جہنم میں زیادہ روئے گے یہی حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ تعجب ہے اس شخص پر جو ہنستا ہے اس کے پیچھے جہنم ہے اور جو مسرور ہے مگر اس کے پیچھے موت ہے۔

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا گزر ایک نوجوان سے ہوا جو ہنس رہا تھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نوجوان سے کہا اے بیٹا تو نے پل صراط کو کراس کر لیا ہے وہ بولا نہیں! پھر فرمایا کیا تجھ پر یہ راز کھل گیا ہے کہ تو جہنمی ہے یا جنتی؟ وہ بولا نہیں! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا پھر اس طرح ہنسنا کیسا؟

کہتے ہیں کہ پھر اسے کسی نے ہنستے نہیں اس زمانے میں دیکھا یعنی آپ کی بات نے اس کے دل پر اثر کیا اور اس نے ہنسنے سے توبہ

کرلی اسی طرح کے علماء تھے جب وہ کوئی نصیحت آمیز کلام فرماتے تو ان کی نصیحت دل میں گھر کر جاتی تھی کیونکہ وہ علم کے مطابق عمل کرتے تھے اوران کے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچتا تھا اوراب ہمارے زمانے کے علماء کا عمل ان کے علم کے مطابق نہیں ہے جس کی وجہ سے ان کے علم سے دوسرے لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص گناہ کر کے ہنستا ہے تو وہ روتا ہوا دوزخ رسید ہوگا اور کہا کہ جو لوگ اکثر طور پر دنیا میں ہنستے رہتے ہیں وہ آخرت میں ہمیشہ روتے ہی رہیں گے۔

چار عادتیں: حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چار باتیں ایسی ہیں جو مومن کے لئے ہنسی اور خوشی کو باقی نہیں رہنے دیتیں۔

۱۔ آخرت کا غم۔ ۲۔ معاش کے سلسلے میں کام کاج کی تلاش۔

۳۔ گناہوں کا غم ۴۔ تکالیفوں کا پے در پے نزول

یعنی مومن کو چاہئے کہ وہ ان چار عادات میں مصروف رہے تو وہ انہیں ہنسی مذاق سے روک دیں گی۔ کیونکہ ہنسنا تو مومن کی خصلت ہی نہیں ہے اللہ تعالیٰ عزوجل ہنسنے والوں کو عار دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

افمن هٰذا الحديث تعجبون وتضحكون ولا تبكونo وانتم سمدون (النجم:۹ تا۱۱)

ترجمہ: کیا تم لوگ اس بات پر حیران ہوتے ہو اور ہنستے ہو اور تم تکبر کرنے والے ہو۔

اور اللہ عزوجل تبارک وتعالیٰ نے رونے والوں کی تعریف کی ہے اور یوں ارشاد فرمایا ہے۔

ويخرون للاذقان يبكون (الاسراء:۱۰۹) اور وہ روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ زندہ لوگوں کو پانچ چیزوں کا غم کرنا چاہئے اور ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ پانچ چیزوں کے غم میں رہے۔

۱۔ پہلے کیے ہوئے گناہوں کا غم کرنا چاہئے کیونکہ اس نے گناہ تو کیا ہے لیکن اس کی معافی کا علم نہیں رکھتا اس لئے اس کو چاہئے کہ وہ مغموم رہے۔

۲۔ اس نے صالح عمل تو کیے ہیں لیکن وہ ان کی قبولیت کے بارے میں نہیں جانتا۔

۳۔ وہ اپنی زندگی کو جانتا ہے کہ کیسے گزری ہے مگر باقی کیسے گزرے گی وہ لاعلم ہے۔

۴۔ اس بات کا علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو گھر یعنی جنت اور دوزخ بنائے ہیں لیکن وہ اپنے ٹھکانے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

۵۔ اسے کوئی علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے یا ناراض ہے۔

جو شخص زندگی میں ان پانچ چیزوں کے غم میں رہا تو وہ ہنسنے سے باز رہے گا اور جسے دنیا میں ان پانچ چیزوں کا غم نہیں تو اسے مرنے کے بعد دوسرے غم گھیر لیں گے وہ پانچ غم درج ذیل ہیں۔

۱۔ حلال وحرام طریقہ سے جمع کردہ مال پر افسوس کرے گا کیونکہ اس کے وارث دشمن ہوگئے۔
۲۔ نیک اعمال کرنے میں سستی پر ندامت ہوگی۔
۳۔ جب اپنے نامہ اعمال میں تھوڑی سی نیکیاں دیکھے گا تو دوبارہ اعمال کرنے کے لئے واپس لوٹنے کی اجازت طلب کرے گا مگر نہیں ملے گی۔
۴۔ خود پر اللہ تعالیٰ عزوجل کو غضب ناک دیکھے گا مگر یہ ممکن نہیں ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ عزوجل کو راضی کر سکے۔

واقعات: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیمعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں جو کچھ جانتا ہوں اگر تمہیں معلوم ہوجائے تو تم ہنسو گے کم اور روؤ گے زیادہ اور جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تم وہ جان لیتے تو تم اپنے رب کے حضور روتے اور گڑگڑاتے پہاڑوں میں نکل جاؤ گے اور جو کچھ میرے علم میں ہے اگر وہ تمہیں معلوم ہوجائے تو تم اپنی بیویوں سے بستر پر انبساط حاصل کرنا چھوڑ دو گے اور تمہیں اپنے بستروں پر قرار نہیں آئے گا اور تم یہ خواہش کرتے کہ تمہیں درخت بنادیا جاتا جو کاٹ کر پھینک دیا جاتا ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل پر ایمان رکھنے والا اپنی شام کرتا ہے تو غمگین ہوکر اور صبح کرتا ہے تو غمگین ہوکر اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہمیشہ ایسے آدمی کی طرح دیکھا گیا جو کسی تازہ معصیت میں گرفتار ہو۔

آئیہ کریمہ

مال هذا الكتاب لا يغادر صغيرة و لا كبيرة احصها یہ اعمال نامہ تو ایسا ہے کہ ہر چھوٹا بڑا جرم اس میں لکھا گیا ہے۔

حضرت امام اوزاعی اس آئیہ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ چھوٹا گناہ تو تبسم ہے اور بڑا گناہ قہقہہ ہے یعنی قہقہہ لگا کر ہنسنا بڑے گناہوں میں سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روایت بیان ہے کہ حضور نبی غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم جان لو وہ کچھ جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو گے اور زیادہ تر روؤ گے اور اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو تمہارا ایک ہی سجدہ اس قدر لمبا ہوگا کہ کمر ٹوٹ جائے گی اور اس کی یاد میں رویا کرو اگر رو نہیں سکتے تو کم از کم رونے والوں جیسی شکل ہی بنالیا کرو۔

محمد بن عجلان سے ایک حدیث روایت ہے کہ قیامت کے دن ماسوا تین آنکھوں کے ہر آنکھ روئے گی۔

۱۔ جو اللہ تعالیٰ عزوجل کے خوف سے روتی رہی۔ ۲۔ دوسری آنکھ وہ جو حرام چیزوں کے دیکھنے سے بچتی رہی۔
۳۔ جو اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کے لئے رات کو جاگتی رہی۔

ندامت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے صرف ایک ہنسی کی اور آج تک اس کی وجہ سے نادم ہوں واقعہ یہ تھا کہ میں نے عمرو بن عبید قدری سے مناظرہ کیا جب میں نے اپنی فتح محسوس کی تو ہنس پڑا تو اس

نے مجھ سے کہا کہ علمی بات چیت میں ہنسنا عجیب ہے؟ میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گا اور میں نے اس پر ندامت محسوس کی اگر مجھے ہنسی نہ آتی تو اس سے اپنی بات تسلیم کروالیتا اور اس میں میرا علمی بھلا ہوتا۔

ارشادات: حضرت محمد بن عبداللہ عابد کا فرمان ہے کہ

''جو فضول شے کو دیکھنے سے اجتناب کرتا ہے اسے خوف الٰہی کی توفیق عطا ہوتی ہے اور جو تکبر سے منہ موڑتا ہے اسے عاجزی کی توفیق نصیب ہوتی ہے جو بیہودہ بات چیت سے اجتناب کرتا ہے اسے حکمت ودانائی میسر آتی ہے اور جو شخص کھانے کی کثرت سے بچتا ہے اسے عبادت میں لذت نصیب ہوتی ہے، جو مزاح ترک کرتا ہے اسے تازگی میسر آتی ہے۔ جو ہنسی چھوڑتا ہے اور اسے ہیبت ودبدبہ ملتا ہے۔ جو رغبت چھوڑتا ہے اسے محبت کی دولت مرحمت ہوتی ہے۔ یعنی جب وہ لوگوں کے مال میں دلچسپی نہیں رکھتا تو وہ اس سے محبت کرتے ہیں اور جو دوسرے کے معاملات کی جاسوسی چھوڑ دے تو اسے اپنے عیبوں کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا ہو جاتی ہے اور اگر صفات الہیہ میں توہم چھوڑ دیتا ہے تو اسے شک اور نفاق سے نجات کی توفیق ملتی ہے۔

نیز مندرجہ ذیل آئیہ کریمہ کان تحتہ کنز لھما کے ضمن میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ اس دیوار کے نیچے سونے کی تختی تھی جس میں پانچ سطور لکھی ہوئی تھیں پہلی سطر میں تحریر تھا اس شخص پر تعجب ہے جو موت کو برحق سمجھتا ہے اور خوشی مناتا ہے۔ دوسری سطر میں لکھا ہوا تھا: اس شخص پر تعجب ہے جو دوزخ پر یقین کرتا ہے اور پھر ہنستا ہے۔ تیسری سطر میں مرقوم تھا: تعجب ہے اس شخص پر جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے اور پھر بھی غم زدہ رہتا ہے۔ چوتھی سطر میں تحریر تھا: اس شخص پر تعجب ہے جو دنیا کے فانی ہونے پر یقین رکھتا ہے اور اسے دنیا والوں پر بدلتا رہتا ہے اور پھر راحت میں بھی رہتا ہے۔

اور پانچویں سطر میں تحریر تھا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں''۔

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مومن امر آخرت سے غفلت کی وجہ سے ہنستا ہے اور اگر وہ غافل نہ ہوتا تو کبھی نہ ہنستا۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایسی خوشی طلب کرو جس میں حزن نہ ہو۔ ایسا حزن طلب کرو جس میں فرحت نہ ہو۔ جب حصول جنت کا ارادہ ہو تو دنیا میں غمگین رہو خوشی سے مت ہنسا کرو تا کہ تجھے جنت کی وہ خوشیاں حاصل ہوں جس میں کوئی غم نہیں اور وہ خوشیاں غم سے پاک ہیں۔

دل کو سخت کرنے والی چیزیں: قول ہے کہ تین چیزیں دل کو پتھر بنا دیتی ہیں

۱۔ بلاوجہ ہنسنا ۲۔ بھوک کے بغیر کھانا کھانا۔ ۳۔ بات چیت میں بے ہودگی کا شامل ہونا

حضرت سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے ''ہلاکت ہے ایسے شخص کے لئے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے دروغ گوئی کرتا ہے تین مرتبہ فرمایا اس شخص کے لئے ہلاکت وبربادی ہے''۔ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''جب کوئی شخص اس طرح کی گفتگو کرتا ہے کہ اس کے اردگرد بیٹھنے والے لوگ ہنسیں تو اللہ تعالیٰ عزوجل اس سے ناراضگی کا اظہار

فرماتا ہے اور یہ ناراضگی پاس بیٹھنے والوں کو بھی پہنچتی ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا کے لئے کچھ بات کرتا ہے تو اسے بھی رحمت الٰہی نصیب ہوتی ہے اور اس کے ارد گرد بیٹھنے والوں کو بھی رحمت الٰہی نصیب ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا!

''تقوی اختیار کیجئے تا کہ تمام لوگوں سے زیادہ عابد بن جاؤ''

قناعت اختیار کرو تا کہ لوگوں سے زیادہ شکر ادا کرنے والے بن جاؤ لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کیجئے جو تو اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آ تب تو کامل مومن بن جائے گا۔ تھوڑا ہنسا کر کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

حضرت احنف قیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

''جو زیادہ ہنستا ہے اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے۔ مزاح کرنے والا لوگوں میں کم تر ہو جاتا ہے اور جو شخص جس کام کو زیادہ کرتا ہے وہ اس سے پہچانا جاتا ہے۔ زیادہ بولنے والا زیادہ غلطیاں کرتا ہے جو زیادہ غلطیاں کرتا ہے اس کی حیا کم ہو جاتی ہے اس کا تقوی کم ہو جاتا ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہی بہتر ہے۔''

ارشادات مصنف رحمۃ اللہ علیہ: حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قہقہہ مار کر ہنسنے سے مندرجہ ذیل آٹھ آفتیں رونما ہوتی ہیں۔

۱۔ صاحب علم و دانشور تیری مذمت کرتے ہیں۔ ۲۔ بے وقوف اور جاہل یعنی کم عقل بھی تجھ پر بہادر بن جائیں گے۔

۳۔ اگر تو جاہل ہے تو تیری جہالت بڑھے گی اگر تو عالم ہے تو تیرے علم میں نقص واقع ہوگا جیسا کہ حدیث مبارک میں وارد ہوا ہے کہ ''جب عالم ہنستا ہے تو اس کے علم کا کچھ حصہ باطل ہو جاتا ہے''۔ ۴۔ اس سے سابقہ گناہوں کو بھول جاتا ہے۔

۵۔ آنے والے وقت میں گناہوں پر دلیر و بہادر بن جاتا ہے اس لئے کہ جب تو ہنستا ہے تو تیرا دل سخت ہوتا ہے۔

۶۔ اس سے موت اور آخرت کے کاموں کو بھول جاتا ہے۔ ۷۔ جو تیرے ہنسنے پر ہنسے گا اس کے گناہ کا بوجھ تجھ پر ہوگا۔

۸۔ جو شخص ہنسی کو پسند کرتا ہے وہ بالآخر روئے گا۔

اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً جزآء بما کانوا یکسبون (التوبۃ:۸۲)

پس کم ہنسو اور کثرت سے رویا کرو یہ ان کاموں کے بدلہ میں ہے جو وہ کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا آئیہ کریمہ کی تفسیر میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں فلیضحکوا قلیلاً کا معنی یہ ہے کہ دنیا مختصر ہے اس میں جتنا چاہو ہنس لو لیکن جب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا پڑے گا تو مسلسل روتے رہو گے یہی وہ کثرت سے رونا ہے جو آیت کریمہ ولیبکوا کثیراً میں بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت بہتر جانتے ہیں۔

ماهنامہ الحقیقہ

سعید ملت علامہ سعید آسیؔ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شمس العرفاء، بدرالاولیاء، حضور مفکرِ اسلام اعلیٰحضرت عظیم البرکت پروفیسر محمد حسین آسی صاحب قدس سرہٗ العزیز پاکستان کی ایک بلند پایہ علمی، روحانی اور ادبی شخصیت ہیں، جنہوں نے ایک عظیم ادبی تحقیقی دینی رسالہ ماہنامہ الحقیقہ کا اجرا فرمایا۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء میں سالانہ عرسِ مقدس علی پور سیداں شریف کے موقع پر اس مبارک رسالے کا پہلا شمارہ منظرِ عام پہ لایا گیا۔ بے سروسامانی کے عالم میں شروع کیے جانے والے اس رسالے نے اپنے اکیس سالہ دور میں زبردست تبلیغی کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ لاتعداد لوگوں کے عقیدے بچائے ہیں......ان کے اخلاق بہتر بنائے ہیں......تصوف کی دینِ اسلام میں حیثیت کو واضح کیا ہے......شرعی مسائل اور تحقیقی مضامین سے اپنے قارئین کی علمی استعداد کو بڑھایا ہے۔

اہلِ نظر نے اس علمی تحفے کی ستائش کی ہے اور بڑے بزرگانِ دین بالخصوص داتا علی ہجویری، خواجہ اجمیری، خواجہ نقشبند، پیر مہر علی گولڑوی، مشائخِ علی پور سیداں شریف کی بارگاہ میں اس کی قبولیت کی گواہی دی ہے۔ حضور مفکرِ اسلام علیہ الرحمہ نے اپنے دوسرے سفرِ حج و زیارت سے واپس آتے ہی ماہنامہ الحقیقہ کے اجرا، شیرانِ اسلام اور نقشِ لاثانی اسلامک یونیورسٹی کے قیام کا اعلان فرمایا۔ گویا بارگاہِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ان کی منظوری لے کر آئے تھے۔

ماہنامہ الحقیقہ کے آغاز میں مدیرِ اعلیٰ مجاہدِ ختمِ نبوت شجاعت علی مجاہد (سیالکوٹ) کو بنایا گیا۔ ستمبر ۲۰۰۱ء میں مجلّے کا پہلا ختمِ نبوت نمبر شائع ہوا۔ دوسرا ضخیم ختمِ نبوت نمبر (جلد اوّل) ۲۰۱۳ء میں ۹۷۴ صفحات پر مشتمل تھا۔ تیسرا ضخیم نمبر ۲۰۱۹ء میں ۱۰۴۶ صفحات پر محیط تھا۔ تقریباً ہر سال ماہ ربیع الاوّل میں 'الحقیقہ' کا 'میلاد نمبر' شائع ہوتا ہے۔ ۱۸ اگست ۲۰۰۶ء کو بانیٔ الحقیقہ کے وصال کے بعد ستمبر ۲۰۰۶ء میں 'حضور مفکرِ اسلام نمبر' شائع کیا گیا۔ ۲۰۲۰ء میں اس کا 'اہلِ سنت نمبر' بھی شائع ہوا۔ یہ تمام نمبر افادیت کے اعتبار سے دوررس نتائج کے حامل تھے۔

یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ جب اکتوبر ۲۰۰۰ء میں 'مجلۃ الحقیقہ' کا پہلا شمارہ چھپ کر آیا تو پہلے ہی دن اس کی تمام کاپیاں ختم ہو گئیں، چنانچہ اسی ماہ میں اس شمارے کی اشاعتِ ثانی عمل میں لائی گئی۔ دوسرے ماہ 'الحقیقہ' دو ہزار کی تعداد میں چھپا، تیسرے ماہ تین ہزار، چوتھے ماہ چار ہزار، پانچویں ماہ پانچ ہزار، چھٹے ماہ چھ ہزار، ساتویں ماہ سات ہزار اور آٹھویں ماہ آٹھ ہزار کی تعداد کو پہنچ گیا۔ یوں اہلِ سنت کے رسائل و جرائد میں اس نے امتیازی حیثیت حاصل کر لی۔ یقیناً رسالے کی عوام الناس اور علمی حلقوں میں یہ مقبولیت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمت اور اولیاء اللہ کی روحانی توجہ ہی سے ممکن ہوئی۔

'الحقیقہ' کی اشاعت حضور مفکرِ اسلام قدس سرہٗ العزیز کی خصوصی توجہ سے مستفید تھی۔ چنانچہ اس میں آپ کے مدلل، موثر، مفید، پر مغز، علمی تحقیقی اور عقائد حقہ پر مشتمل مضامین نے تہلکہ مچا دیا۔ بالخصوص ''توحید اور محبوبانِ خدا کے کمالات'' (۶۵ قسطوں پر مشتمل)، ''اتحادِ ملت کی ضرورت وصورت'' (۴۲ اقساط) ''اسلام اور شیطان کے سپوت'' (۱۲۲ اقساط) اور آپ کے اداریئے 'الحقیقہ' کی جان تھے، جنہوں نے بے شمار بدعقیدہ افراد کو بدعقیدگی کے چنگل سے رہائی دلائی۔ ان اداریوں میں جہاں بے دین جماعتوں اوران کے سرکردہ افراد کی

'نقاب کشائی' ہوتی تھی، وہاں بے حس سیاسی شخصیات کو بھی جھنجھوڑا جاتا تھا۔ اکثر یہ تحاریر سخت ہوتی تھیں جو تازیانے کا کام کرتیں۔ اس پر بعض اپنے فکرمند بھی ہوئے کہ ردِّعمل میں آپ کو خدانخواستہ نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔

وہ بدبخت افراد جو پاکستان، قائدِ اعظم اور علامہ اقبال کے حوالے سے منفی سوچ رکھتے ہیں اور وقتاً فوقتاً ان کے خلاف زہر اگلتے رہتے ہیں، کبھی تحریروں کے ذریعے اور کبھی بیانات کی صورت، حضور مفکرِ اسلام نے ہمیشہ ان کا محاسبہ کیا۔ بالخصوص الحقیقہ میں آپ کی تحریروں نے خوب کام دکھایا۔ خود بھی ان کے خلاف صف آراء رہے اور اپنے نوجوانوں کو بھی علمی وفکری دلائل سے آراستہ کر کے ہر محاذ پر ان کو بے عزت کیا۔ شیرانِ اسلام کا ایک ایک کارکن آج اسی جذبے سے سرشار ہے کہ وطنِ عزیز کی طرف اٹھنے والی ہر ناپاک آنکھ پھوڑ دی جائے گی۔ اس جذبے کو عام کرنے میں بھی ان تربیت یافتہ کارکنانِ شیرانِ اسلام نے بہترین کردار ادا کیا ہے۔

جون ۲۰۰۱ء کا واقعہ ہے، حضور اپنے پیر خانے کی ہفتہ وار حاضری کے لیے علی پور شریف گئے۔ متعدّد افراد ہمراہ تھے۔ راستے میں حاجی اخلاق احمد صاحب بار بار اپنی اسی پریشانی کا اظہار ڈاکٹر یٰسین صاحب (جو تاجدارِ ولایت پیر سید علی حسین شاہ نقشِ لاثانی قدس سرہٗ النورانی علی پور سیداں شریف کے منظورِ نظر اور روحانیت سے مالا مال شخص تھے) سے کر رہے تھے کہ الحقیقہ میں اتنی سخت زبان استعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے وغیرہ وغیرہ۔ ان کا یہ کہنا نیک نیتی سے تھا۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ میں جب مزارِ حضور شاہِ لاثانی (علی پور سیداں شریف) میں داخل ہوا تو حضور شاہِ لاثانی قدس سرہٗ کے مزار سے آواز آئی، ''نام لے لے کر ٹل 'لگا لگا کر لکھیں گے''۔ اب ڈاکٹر صاحب گویا ہوئے کہ حاجی صاحب! میری اور آپ کی بات نہیں، یہاں تو معاملہ ہی کچھ اَور ہے۔ یعنی حضور خود نہیں لکھتے، ان سے لکھوایا جاتا ہے۔ اسی لیے حضور شاہِ لاثانی آپ کے فعل کو اپنا فعل ارشاد فرما رہے ہیں، جیسا کہ 'لکھیں گے' سے ظاہر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ 'الحقیقہ' کے اجراء اور یونہی شیرانِ اسلام کے قیام کے پس منظر میں چونکہ ناموسِ اولیاء کے تحفظ کا جذبہ کارفرما تھا، لہٰذا ان صوفیاء کی روحانی توجہ پوری طرح اس کے شاملِ حال تھی، اور بعض لوگوں کے ذریعے ان اکابرین نے اس کا اظہار بھی کسی نہ کسی طرح سے کیا تاکہ عوام الناس بھی مطلع ہوں۔

شکر گڑھ میں ڈاکٹر محمد طاہر غوری، کچھ عرصہ حضور مفکّرِ اسلام رحمۃ اللہ علیہ کے معالج رہے ہیں۔ ان کے کلینک پر ایک شخص (جو غیر مقلد تھا) اپنی باری کے انتظار میں تھا۔ چونکہ کچھ دیر تھی، چنانچہ میز پر موجود 'الحقیقہ' اٹھا کر پڑھنے لگا۔ جب باری آئی تو کہنے لگا، جناب چند منٹ کی اس ورق گردانی نے میرے ذہن کے تمام شکوک واوہام کو ختم کر دیا ہے اور میں بدعقیدگی سے تائب ہو گیا ہوں۔

یہاں تو محض چند جھلکیاں پیش کی ہیں، وگرنہ ایسے سینکڑوں واقعات 'الحقیقہ' کی فتوحات پہ دال ہیں۔ بالخصوص سینکڑوں خطوط جو موصول ہوتے رہے، اس بات کے آئینہ دار ہیں کہ 'الحقیقہ' اپنوں کے عقائد میں پختگی لانے والا اور غیروں کو 'حقیقت' کا راستہ دکھانے والا صوفیاء کی نگاہ وتوجہ کا عظیم شاہکار ہے۔

یہ واقعہ خود حضور مفکرِ اسلام علیہ الرحمہ نے (۲۷ اپریل ۲۰۰۱ء بمطابق ۲ صفر ۱۴۲۲ھ بروز جمعۃ المبارک بعد ختم شریف) سنایا کہ سیالکوٹ کے ایک شخص کی خواب میں آفتابِ چشت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیہ الرحمۃ تشریف لائے اور فرمایا ''الحقیقہ مجھے بہت پسند ہے۔''

تاحال یہ مبارک رسالہ آستانہ عالیہ حضور مفکّرِ اسلام، نقشِ لاثانی نگر شکر گڑھ ضلع نارووال پاکستان سے صاحبزادہ محمد عطاء الحق نقشبندی دامت برکاتہ کی زیرِ سرپرستی باقاعدگی سے شائع کیا جا رہا ہے...... پیر سید صابر حسین شاہ بخاری (برہان شریف ضلع اٹک) اس کے مدیرِ اعلیٰ ہیں...... ممنون حسین آسوی صاحب مدیرِ مسئول ہیں...... جناب الحاج شوکت علی اس کے مدیرِ منتظم ہیں الحقیقہ شمارہ اول سے تاحال انہی کی زیرِ نگرانی شائع ہو رہا ہے۔ حافظ نعیم آسوی صاحب رابطہ سیکرٹری ہیں...... جبکہ اداریہ نگاری راقم الحروف (سعید آسوی) کے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بطفیلِ حبیبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس ماہنامے کی کامیابیوں کا سفر جاری وساری رکھے۔

دینی غیرت کے تقاضے

پیر سائیں حضرت غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانی کیوں کافر ہیں؟

(۱) قرآن، حدیث اور اجماع سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آیت ختم نبوت اس موضوع پر بطور نص وارد ہے، اور اس میں کسی قسم کی تاویل اور تخصیص جائز نہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد نہ کوئی صاحب کتاب نبی آسکتا ہے اور نہ ہی کوئی ماتحت نبی آسکتا ہے۔ اس عقیدہ کے خلاف ہر طرح کی ہیرا پھیریاں کفر ہیں۔

(۲) ختم نبوت پر حدیث **لانبی بعدی** متواتر ہے، حدیث انا تلک اللبنۃ وانا خاتم النبیین بھی متواتر ہے، اور اس موضوع پر مجموعی طور پر تمام احادیث متواتر ہیں، لہٰذا ان کا انکار کفر ہے۔

(۳) ختم نبوت کے موضوع پر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماع قطعی ہے جو نہ صرف قولی بلکہ بذریعہ تلوار ثابت ہے لہٰذا اس کا انکار بھی کفر ہے۔ مرزا کا ختم نبوت کا انکار کفر، خود نبوت کا دعوی کرنا کفر، محمد رسول اللہ ہونے کا دعوی کرنا کفر۔

(۴)۔ حضرت عیسی علیہ السلام کا زندہ آسمان پر اٹھائے جانا قرآن کی نص صریح (واضح آیت) سے ثابت ہے اور نزول مسیح پر متواتر احادیث وارد ہیں اور اسی پر اجماع ہے۔ حیات مسیح ونزول جسمی کا انکار کر کے قادیانی کافر ہوئے۔ حیات مسیح کا انکار کفر، اپنی مسیحیت کا دعوی کفر، خود کو مسیح سے افضل کہنا کفر۔

الاشباہ والنظائر میں ہے: **إذا لم یعرف أنه علیه السلام آخر الأنبیاء فلیس بمسلم لانه من الضروریات** یعنی جس شخص نے یہ تسلیم نہ کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آخر الانبیاء ہیں وہ مسلمان نہیں اس لیے کہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے (الاشباہ والنظائر کتاب السیر آخری سطر)۔ یہی عبارت فتاویٰ عالمگیری میں بھی موجود ہے جسے ۳۶۰ علماء نے مل کر مرتب فرمایا ہے

خیالی میں ہے: **التاویل فی ضروریات لا یدفع الکفر و یکفر المتاول فیها** یعنی ضروریات اسلام میں تاویل کرنے والا کافر ہو جاتا ہے (حاشیہ خیالی صفحہ ۱۱۳)۔

اس پر اجماع ہے کہ جو شخص ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے وہ کافر ہے خواہ ساری زندگی قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتا رہے **لا خلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الإسلام من حدوث العالم وحشر الأجساد و نفی العلم بالجزئیات و إن کان من اهل القبلة المواظب طول عمره علی الطاعات** (شامی ۱/۴۱۴، ۴۱۵)۔

(۵)۔کسی بھی نبی کی توہین کرنا کفر ہے۔آپ پڑھ چکے ہیں کہ مرزا قادیانی نے سینکڑوں انبیاء اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بار بار بے ادبی کی ہے۔مرزا نے خود کو رحمۃ للعالمین بھی کہا، جبکہ رحمۃ للعالمین خاصہ ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا۔کفر کی اس ایک قسم کے اندر بار بار کفر، بے شمار کفر۔

(۶)۔مرزا نے اپنی فضولیات اور گالیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے قرآن کو گالیوں سے لبریز کہا، یہ قرآن کی بے ادبی ہوئی جو صریح (Clear Cut) کفر ہے۔

(۷)۔مرزا کے عقائد، نظریات اور عبارات اگر درست مان لیے جائیں تو اس سے پوری امت کو کافر اور گمراہ ماننا پڑتا ہے، جو عین کفر ہے۔

(۸)۔مرزا قادیانی نے جہاد کا انکار کیا ہے، جبکہ جہاد قرآن کی آیت کتب علیکم القتال (یعنی تم پر جہاد فرض کر دیا گیا ہے) سے ثابت ہے۔یہ انکار بھی مرزا کا کفر ہوا۔

(۹)۔مرزا نے ایسے الہامات کا دعویٰ کیا ہے جن میں اللہ کریم جل وعلی شانہ کی بے ادبی ہے۔لہذا یہ بھی مرزا کا کفر ہوا۔

مرزا کی یہ کفریات بمع حوالہ جات آپ اس کتاب میں تفصیل سے پڑھ کر آرہے ہیں۔مرزا کو نبی ماننا کفر، اس کی پیروی کرنا کفر، اسے مسلمان سمجھنا کفر، اس کے کفر میں شک کرنا کفر۔

(۱۰) مثل مشہور ہے کہ جو اپنے گاؤں میں جھرڈو ہے وہ لاہور میں بھی جھرڈو ہے۔مرزا قادیانی ایک نہایت منصوبہ ساز اور چالاک آدمی تھا۔اس نے ان خرافات پر تائید حاصل کر کے بلے بلے بنانے کے لئے مصر میں رشید رضا مصری ایڈیٹر المنار کے پاس اپنی ایک کتاب اعجاز المسیح بھیج دی تاکہ مصری صاحب بے خبری کے عالم میں اس پر تقریظ لکھ دیں۔لیکن مصری صاحب نے تقریظ لکھنے کی بجائے مرزا کو کافر کہہ دیا۔اب یہ کہانی خود مرزا کی زبانی سنئے، لکھتا ہے۔

میں نے المنار کے ایڈیٹر اور اس کے ساتھیوں کو اپنی کتاب اعجاز المسیح بھیجی اور غرض یہ تھی کہ اس پر مناسب اور حسب موقعہ تقریظ لکھیں۔اور میں نے شام اور روم اور حرمین کے علماء کو چھوڑ کر انہیں چنا کہ شاید انہیں کی وجہ سے میرے فکر اور غم دور ہو جائیں اور دکھ درد کی آگ انہیں سے بجھ جائے اور یہی لوگ نیکی اور تقوی پر میرے مددگار ہو جائیں۔پھر جب صاحب المنار کو میری کتاب پہنچی اور اسکے ساتھ اسے کچھ خط استفسار کے لیے ملے۔اس نے اس کلام کے پھلوں سے ایک پھل بھی نہ لیا۔اور اسکے عظیم الشان معارف میں سے کسی معارف سے نفع حاصل نہ کیا اور جیسے کہ اکثر بازحاسدوں کی عادت ہوا کرتی ہے قلم سے زخمی کرنے اور ایذا دینے کی طرف جھک پڑا اور تحقیر کرنے لگا۔اور ایذا دینے لگا اور اس تحقیر اور جوش دکھلانے میں ذرا بھی کوتاہی نہ کی اور جیسے کہ بزرگوں کی عادت ہے، کرم واکرام کی طرف رخ نہ کیا۔اور قصد کیا کہ عوام کی نگاہوں میں مجھے رنج پہنچائے اور بدنام کرے۔پس وہ بلند منار سے گرا اور اپنے آپ کو دکھوں میں ڈالا۔اور مجھے سنگریزوں کی طرح پاؤں کے نیچے روندا اور فتنوں کی آگ کو بجھ جانے کے بعد پھر بھڑکایا اور کہا جو کہا اور دانشمندوں کی طرح غور نہیں کی۔(الہدی صفحہ نمبر ۸، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ نمبر ۲۵۳)۔

ہندوستان کے علماء کو مرزا قادیانی سے اگر حسد تھا تو کیا مصر کے علماء نے بھی مرزا قادیانی سے زمین بانٹنا تھی؟ مرزا نے خود اپنی پسند کے عالم سے تقریظ مانگی تھی پھر سچی بات کہہ دینے میں اس کا کیا قصور؟

(۱۱)۔اب ذرا مرزا قادیانی کا فتوی پوری امت مسلمہ کے خلاف بھی سن لیجئے لکھتا ہے:

اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا معمور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے (انجام آتھم روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)۔

دوسری جگہ لکھتا ہے: ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۷)۔اس صفحہ سے آگے کئی صفحات پر مرزا قادیانی نے اپنے طور پر تفصیلی دلائل دے کر واضح کرنے کی عملی کوشش کی ہے کہ اسے نہ ماننے والے تمام لوگ خدا اور سول کے منکر اور کافر ہیں۔

تیسری جگہ لکھتا ہے: تلک کتب ینظر الیہا کل مسلم بعین المحبۃ والمودۃ وینتفع من معارفہا ویقبلنی ویصدق دعوتی، الا ذریۃ البغایا یعنی میری یہ کتابیں ہیں جنہیں ہر مسلمان محبت اور مودت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے سوائے ان کے جو کنجریوں کی اولاد ہیں (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۴۷، ۵۴۸)۔

قادیانیت کے خلاف اہل اسلام کی خدمات

(۱)۔مرزا قادیانی کے خلاف سب سے پہلے کفر کا فتوی حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے دیا تھا۔

(۲)۔امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نے قادیانی کے رد میں مندرجہ ذیل کتب تحریر فرمائیں:

(ا)۔جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ۔ (ب) السوء والعقاب علی المسیح الکذاب۔

(ج)۔المبین ختم النبیین۔ (د)۔الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی۔

(ہ)۔الدرۃ الدرانی علی المرتد القادیانی۔ (و) قہر الدیان علی المرتد بقادیان

(۳)۔مرزا کی طرف سے مناظرے کا چیلنج قبول کرتے ہوئے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیہ الرحمہ نے اسے للکارا اور اس کے خلاف دو کتابیں لکھیں: شمس الہدایہ اور سیف چشتیائی۔

(۴) حضرت علامہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد ہیں، انہوں نے انگریزی میں The Mirror لکھی۔

(۵) پروفیسر مولانا محمد الیاس برنی علیہ الرحمہ نے ایک ضخیم کتاب لکھی جس کا نام ہے: قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ۔

(۶)۔حضرت مولانا محمد عمر صاحب اچھروی رحمۃ اللہ علیہ نے مقیاس النبوۃ تین جلدوں میں لکھی۔ جو ایک مکمل نصاب ہے۔

(۷)۔۱۹۵۲ء میں پاکستان کا وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی تھا۔اس نے ۱۸ مئی ۱۹۵۲ء کو جہانگیر پارک کراچی میں خطاب کرتے ہوئے

کہا: اگر مرزا قادیانی کے وجود کو درمیان سے نکال دیا جائے تو اسلام بھی باقی مذاہب کی طرح ایک خشک درخت کی مانند رہ جاتا ہے۔

ظفر اللہ کا یہ بیان ۱۹۵۳ء کی مشہور تحریک ختم نبوت کا سبب بنا۔ مسلمانوں نے یہ مطالبات اٹھائے کہ (۱) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ (۲) ظفر اللہ کو وزارت خارجہ کے عہدے سے ہٹایا جائے۔ (۳)۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ (۴)۔ ربوہ (آج کل چناب نگر) کی بقیہ اراضی پر مہاجرین کو آباد کیا جائے۔

اس مشن کو کامیاب کرنے کے لیے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پہلے صدر حضرت علامہ مولانا امیر ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ بنے۔ سب سے پہلے آپ ہی کو جیل بھیجا گیا۔ آپ کے بیٹے حضرت مولانا سید خلیل احمد برکاتی اور حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی علیہ الرحمہ کو قادیانیت کے خلاف تحریک چلانے کے جرم میں سزائے موت سنائی گئی۔ دونوں کال کوٹھری میں موت کے منتظر رہے۔ مگر ۱۹۵۵ء میں رہا کر دیے گئے۔ اس تحریک میں تقریباً دس ہزار مسلمان شہید ہوئے اور ایک لاکھ گرفتار ہوئے۔

(۸)۔ ۲۲ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء تفریحی دورے پر سوات اور مری جاتے ہوئے ربوہ سے گزرے تو ریلوے اسٹیشن پر قادیانی طالب علموں نے انہیں اپنے مذہب کی تبلیغ کی اور اپنا لٹریچر تقسیم کیا۔ اس پر مسلمان طالب علموں نے مرزائیت مردہ باد اور ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ ایک ہفتہ بعد جب یہی طالب علم دورے سے واپس آتے ہوئے ربوہ سے گزرے تو ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے ان پر تشدد کیا اور انہیں زخمی کر دیا۔ جس کے نتیجے میں پورے ملک میں ۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کھڑی ہوگئی۔

اس تحریک میں مسلمانوں کے اہم مطالبات یہ تھے۔ (۱)۔ قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر کو گرفتار کر کے اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ (۲)۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ (۳)۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمتہ اللہ علیہ نے ۱۳۷ افراد کے تائیدی دستخطوں کے ساتھ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو کافر قرار دینے کیلئے بل پیش کیا۔ سیکولر لوگوں نے اس سے جان چھڑانے کی کوشش کی۔ قومی اسمبلی کے سپیکر صاحبزادہ فاروق احمد خان نے حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: آپ نے یہ کیا مصیبت کھڑی کر دی ہے۔ یہ پارلیمنٹ کی بحث تو نہیں ہے، یہ تو دارالعلوم یا دینی مدرسہ کی بحث ہے۔ مولویوں نے فتوی دے دیا کہ فلاں کافر ہے تو بس ٹھیک ہے۔ آپ اس مسئلہ کو اسمبلی میں کیوں لانا چاہتے ہیں۔

وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے امام نورانی سے کہا: آپ نے میرے لیے خواہ مخواہ ایک مسئلہ کھڑا کر دیا ہے، ایک مصیبت بنا دی ہے۔

واضح رہے کہ یہ بحث صرف وہی علماء کر سکتے تھے جو اس وقت قومی اسمبلی کے ممبر تھے۔ اس وقت اسمبلی کے اراکین JUP کے صدر حضرت علامہ شاہ احمد نورانی، حضرت علامہ عبدالمصطفی ازہری، مولانا سید محمد علی رضوی اور مولانا محمد ذاکر رحمہ اللہ علیہم وغیرہ تھے۔ حضرت علامہ شاہ احمد نورانی، حضرت علامہ عبدالمصطفی ازہری اور حضرت مولانا محمد ذاکر صاحب نے نہایت دلیرانہ گفتگو فرمائی۔ ۱۵ اگست ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی اور بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو یہ بل قومی اسمبلی نے پاس کر دیا اور اسی روز تقریباً ۲ گھنٹے بعد سینٹ

سے بھی پاس ہو گیا۔کل ۹۶ گھنٹے بحث ہوئی۔ قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کا سرغنہ مرزا صدرالدین اپنا دفاع کرنے کے لیے موجود تھے۔اس فیصلے کے فوراًبعد ۵۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا (روزنامہ نوائے وقت 20 دسمبر 1974)۔

اس کی مکمل روئیداد ورلڈ اسلامک مشن کی طرف سے شائع ہو چکی ہے، جس کا نام ہے: Last Stroke to Qadianiat (قادیانیت پر آخری ضرب)۔

اس وقت مجلس عمل کے نائب صدر علامہ سید محمود احمد رضوی تھے۔ان میں غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی قدس سرہ اور حضرت علامہ مولانا حامد علی خان صاحب علیہ الرحمہ نے اس تحریک میں بڑا اہم کردار ادا فرمایا۔حضرت غزالی دوراں علیہ الرحمہ نے ختم نبوت کے نام سے ایک نہایت مختصر اور جامع رسالہ لکھا جو مقالات کاظمی حصہ اول میں چھپا ہوا موجود ہے۔

(۹) شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول صاحب سعیدی دامت برکاتہم نے ختم نبوت کے نام سے ایک منفرد رسالہ لکھا جو مقالات سعیدی میں موجود ہے۔

(۱۰)۔ترجمان اہل سنت کراچی اور ماہنامہ ضیائے حرم نے ختم نبوت نمبر شائع کیے جو قادیانیت کے موضوع پر گوناگوں معلومات سے لبریز تھے۔

(۱۱)۔۱۹۸۴ء میں جب اسلامی شعار استعمال کرنے سے قادیانیوں کو روکا گیا تو قادیانیوں کی کتاب ''اک حرف ناصحانہ' کا جواب صرف دو گھنٹوں میں فقیر راقم الحروف نے لکھ دیا جو اسلام آباد کی ختم نبوت کانفرنس میں کثرت سے تقسیم کیا گیا۔اس وقت اس موضوع پر واحد دستیاب پمفلٹ تھی جس کا نام تھا'' حفظ ایمان'' فقیر اس وقت فوج میں تھا جس کی وجہ سے پمفلٹ پر اپنا نام بطور مصنف نہیں لکھ سکتا تھا۔لہذا یہ پمفلٹ مصنف کے نام کے بغیر شائع ہوا۔

(۱۲) حضرت علامہ خادم حسین صاحب رضوی دامت برکاتہم نے ختم نبوت کے موضوع پر ایک ماہانہ مجلّہ جاری کر رکھا ہے جس کا نام ''العاقب' ہے۔اہل اسلام کی طرف سے اس موضوع پر یہ ایک منفرد کاوش ہے۔

مرزا قادیانی مت بنو: جس طرح مرزا قادیانی نے اپنی مکمل تھیوری اور مینھا لوجی گذشتہ کذابوں سے حاصل کی تھی اسی طرح اسی سلسلہ گمراہی کے آگے مزید کذابوں تک منتقل ہونے اور رنگارنگ مدعیان کے کھڑا ہونے کا اندیشہ ہے،لہذا ہم بغیر کسی آئندہ شخصیت کا نام لیے ان تمام سوراخوں کو بند کرنے کا اہتمام کر رہے ہیں جن میں سے گمراہی کا کوئی سانپ برآمد ہوسکتا ہے۔اس جہت سے اس کتاب کا نام'' الانتہاء'' رکھنا درست ٹھہرا۔فقیر نے اپنی زندگی میں سب سے زیادہ مناظرے اور مباحثے قادیانیت اور پھر عیسائیت کے موضوع پر کیے ہیں۔اسی موضوع پر سب سے زیادہ تصانیف کی ہیں،جن میں الجواب الصحیح فی حیات المسیح ،آئینہ مرزائیت،حفظ ایمان،شواہد الاسلام علی حیات عیسیٰ علیہ السلام،ضرب خاتم،محاسبہ قادیانیت اور ہیرا پھیری نہیں چلے گی جیسی کتب شامل ہیں۔اب اس موضوع پر اپنی آخری تصنیف کے طور پر یہ کتاب لکھنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے اور اس مناسبت سے بھی اس کا نام الانتہاء عین مناسب ہے۔محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بھی اس کتاب کا نام "الإنتہا فی اثبات کون نبینا آخرالانبیاء'' مناسب ترین نام ہے۔

(1) پچھلی صدی میں مرزا قادیانی اپنی دیگر کفریات کے ساتھ ساتھ مجدد ہونے کا بھی دعوی کرتا تھا، چنانچہ وہ لکھتا ہے: وایم اللہ قد کنت اقمت من اللہ لا جدد الدین باذنہ واجدع انف الباطل من مارنہ یعنی اللہ کی قسم مجھے اللہ تعالی کی طرف سے کھڑا کیا گیا ہے تا کہ میں دین کی تجدید

کروں اور باطل کی ناک ہڈی سمیت کاٹ دوں (دافع الوسواس، روحانی خزائن جلد۵ صفحہ۷)۔

مزید سنیے! مرزا قادیانی خود کو اس امت کا مسیحا قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے: ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار 10000 بھی مثیل آجائیں، ہاں اس زمانہ کے لیے میں مثیل مسیح ہوں (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد۳ صفحہ۱۹۷)۔

ایک جگہ مرزا قادیانی خود کو خدا نما بھی لکھتا ہے: درحقیقت اس کے فضل و کرم سے ہماری مجلس خدا نما مجلس ہے (کتاب البریہ روحانی خزائن جلد۱۳ صفحہ۵۵)۔

انتباہ: مسلمان مبلغین پر یہ احتیاط لازم ہے اور سابقہ تجربات کی روشنی میں وقت اور مصلحت کا یہ تقاضا ہے کہ کوئی شخص مجدد ہونے یا مرض امت کا مسیحا ہونے کا دعویٰ نہ کرے، گالیانہ الفاظ سے اجتناب کرے اور اپنی قیادت کو خدا نما یا رسول نما قیادت نہ کہے۔ یہی وہ نزلہ زکام کھانسی ہے جو بعد میں ٹی بی کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ مجدد پر واجب نہیں کہ اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ کرے بلکہ ایک صدی میں کئی مجدد بھی ہو سکتے ہیں۔

(2)۔ مرزا قادیانی اپنے خواب اور اپنے بارے میں علماء و مشائخ وقت کے روحانی اور کشفی بیانات اس طرح بیان کرتا ہے:

میں نے خواب میں پنجتن پاک کی زیارت کی .... مجھے حسینی نسبت حاصل ہے .... مجھے علی رضی اللہ عنہ نے قرآن کی تفسیر دی اور فرمایا کہ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ تجھے تفسیر عطا کروں .... مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بغل گیر ہوئے (آئینہ کمالات اسلام، روحانی نسب خزائن جلد۵ صفحہ۵۵۰)۔

اور بہنوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہم نے خواب میں دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ یہ شخص (مرزا قادیانی) حق پر ہے اور ہماری طرف سے ہے۔ چنانچہ سندھ کے فلاں پیر صاحب نے اپنا کشف اپنے مریدوں میں شائع کیا اور دیگر صالح لوگوں نے بھی دوسو مرتبہ سے کچھ زیادہ مرتبہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا الخ (اربعین نمبر۴، روحانی خزائن جلد۱۷ صفحہ۴۶۳)۔

انتباہ: مسلمان مبلغین پر لازم ہے کہ اپنے خواب، کشف، مراقبہ اپنی ذات تک مخفی رکھیں۔ خواب آیا بھی کہ نہیں؟ خواب بیان کرنا چاہئے بھی کہ نہیں؟ خواب کی تعبیر صحیح کی گئی ہے کہ نہیں؟ لوگ آپ کے خواب سن کر مختلف ردعمل ظاہر کرنے میں حق بجانب تو نہیں؟ اصل قصور کس کا ہے؟

(3)۔ مرزا قادیانی بین المذاہب ہم آہنگی کی علمبرداری کرتے ہوئے قرآن شریف کی آیت **اذن للذین یقاتلون** کو مختص الزمان والوقت قرار دیتا ہے (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ۶، روحانی خزائن جلد۱۷ صفحہ۶ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ۳۷۸) اور اتحاد بین المذاہب پیدا کرنے کے لیے تجویز دیتا ہے کہ چند سالوں کے لیے ہر فرقہ پر کسی کے خلاف بولنے پر پابندی لگا دی جائے (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ۲۲ مجموعہ اشتہارات جلد۲ صفحہ۳۷۸)۔

مزید لکھتا ہے: یہی حالات اکثر مولویوں کے ہیں۔ انہوں نے انسانی ہمدردی کے سبق میں سے ایک حرف بھی نہیں پڑھا (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ۱۲، روحانی خزائن جلد۱ صفحہ۱۲)۔ یہ بھی لکھتا ہے کہ: ہماری جماعت اول درجہ پر امن اور مصلح دوست اور خیر خواہ سرکار انگریزی ہے (مجموعہ اشتہارات جلد۱ صفحہ۴۶۵)۔

یہاں تک لکھتا ہے کہ: اے سامعین ہم سب کیا مسلمان اور کیا ہندو باوجود صدہا اختلافات کے اس خدا پر ایمان لانے میں شریک ہیں جو دنیا کا خالق اور مالک ہے اور ایسا ہی ہم سب انسان کے نام میں بھی شرکت رکھتے ہیں۔ یعنی ہم سب انسان کہلاتے ہیں اور ایسا ہی

بباعث ایک ہی ملک کے باشندہ ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔اس لیے ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں۔اور دین ودنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں(پیغام صلح صفحہ۲،روحانی خزائن جلد۲۳صفحہ۴۳۹)۔

بلکہ بہائی مذہب کی کتابوں میں بھی مندرجہ ذیل عنوانات قائم کر کر کے انہیں بہائی مذہب کی خوبیوں میں شمار کیا گیا ہے:وحدت رسل،وحدت ادیان،وحدت عالم انسانی،دین الفت واتحاد کا سبب،مساوات مرد وزن(آفتاب تازہ صفحہ۱۷)۔

دوسری کتاب بہاء اللہ وعصر جدید میں بھی صفحہ۱۴۴پر وحدت ادیان،صفحہ۱۹۰پر طریق امن،صفحہ۲۴۹پر وحدت انسانی کے عنوانات موجود ہیں۔

انتباہ: مبلغین اسلام کو دیکھ لینا چاہیے کہ کہیں آپ بھی اتحاد بین المذاہب کے علمبردار تو نہیں اور آپ بھی مسلم مسیحی بھائی بھائی تو نہیں کہتے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ بھی مرزا قادیانی کی طرح ان کے پیامبر بنے ہوئے ہوں مگر آپ ہی کی وجہ سے ساری دنیا میں فساد پھیلا ہوا ہو؟

(4)۔مرزا قادیانی اجماع کی حجیت کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے:امام احمد فرماتے ہیں کہ جو شخص اجماع کا دعوی کرے وہ جھوٹا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لیے سچی اور کامل دستاویز قرآن اور حدیث ہی ہے باقی ہمہ ہیچ(اتمام الحجۃ،روحانی خزائن جلد۸صفحہ۲۹۵)۔

انتباہ: مبلغین اسلام پر لازم ہے کہ اجماع کے وجود یا اس کی حجیت کا ہرگز انکار نہ کریں،اجماع اور تواتر پر ہی دین کی بقاء کا دارومدار ہے۔

(5)۔ مرزا قادیانی اسلامی جہاد کو محض دفاعی جنگ قرار دیتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جنگوں کی غرض کا عنوان قائم کر کے اس کے تحت لکھتا ہے:خدا کے قانون حفاظت نے یہ چاہا کہ مظلوموں کو بالکل نابود ہونے سے بچالے۔سو جنہوں نے تلوار اٹھائی تھی انہیں کے ساتھ تلوار کا مقابلہ ہوا۔غرض قتل کرنے والوں کا فتنہ فرو کرنے کے لئے بطور مدافعت شر کے وہ لڑائیاں تھیں(اسلامی اصول کی فلاسفی،روحانی خزائن جلد۱۰صفحہ۴۵۱)

انتباہ: مبلغین اسلام پر لازم ہے کہ جہاد کا انکار نہ کریں،جہاد کو محض دفاعی جہاد قرار نہ دیں اور جہاد بالسیف کی تمام صورتوں کا اپنے اپنے محل میں اقرار کریں۔

(6)۔کچھ عرصہ سے پیش گوئیاں کرنے کا رواج چل نکلا ہے۔امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں،دجال سر پر کھڑا ہے،حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہونے والا ہے،ایک بہت بڑی شخصیت سامنے آنے والی ہے،قیامت آنے میں اتنے سال رہ گئے ہیں،سن فلاں میں قیامت برپا ہو جائے گی وغیرہ۔

محمد علی باب سے کچھ عرصہ پہلے اس قسم کی باتیں کی گئیں تو باب نے ان باتوں کو اپنے اوپر فٹ کر لیا اور میدان میں آ گیا۔مرزا قادیانی سے پہلے بھی اس قسم کی فضول باتیں ہانک دی گئیں جو مرزا کو راستہ دینے کا سبب بنیں۔

انتباہ: اب بھی بعض ناعاقبت اندیش اور ماضی سے سبق نہ حاصل کرنے والے حضرات اس قسم کی خرافات الاپ رہے ہیں۔الآیات بعد المائتین کی ایسی تشریح نہیں کرنی چاہئے جو مرزا قادیانی کو پسند آئے یا پھر آئندہ کسی نئے مرزا کو جنم دے۔

ہم ان چھچھوروں کی توجہ اس طرف دلاتے ہیں کہ قیامت آنے کی نشانیوں کے ساتھ ساتھ قیامت نہ آنے کی نشانیوں پر بھی نظر رکھیں۔مثلاً لاتقوم الساعۃ علیٰ احد یقول اللہ اللہ(مسلم:۳۷۶)قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایک بھی اللہ اللہ کرنے والا موجود

ہے۔اس حدیث اوراس جیسی دیگر صحیح احادیث پر نظر رکھیں تو معلوم ہوگا کہ ابھی نہایت طویل عرصہ تک قیامت بر پا ہونے کا کوئی امکان نہیں اور یہ لوگ اپنے منہ بند رکھیں۔

تمام اہل اسلام سے التماس: انکارختم نبوت کا فتنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام میں اور پھر وصال شریف کے فوراً بعد کھڑا ہو گیا تھااور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے تلوار کے ذریعے اس فتنے کوتہس نہس کردیا۔اس کے بعدآج تک امت میں کھڑے ہونے والے فتنوں میں سب سے زیادہ خطرناک فتنہ یہی قادیانیت کا فتنہ ہےاور مسلمانوں پرلازم ہے کہ اسی جذبےاور غیرت کے ساتھ اس فتنے کا نوٹس لیں اور تدراک کریں۔اس شعور کو بیدار کرنے کے لیےعلمی اوراقدامی سطح پر ایک ہمہ گیر تحریک کی ضرورت ہے۔حتیٰ کہ محافل میلاداور سیرت میں بھی اس موضوع پر روشنی ڈالنااور مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔

ثانیاً تمام کفار سے دوستی اور دلی رغبت قرآن وسنت کی روشنی میں سخت ممنوع ہے۔قرآن مجید میں کئی مقامات پر کفار سے دوستی رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔فرمایا: **یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء**

یعنی اے ایمان والو میرے دشمنوں کواور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ (الممتحنۃ:۱)۔

اورفرمایا: **لا تجد قوما یؤمنون باللہ و یوم الآخرا یودون من حاد اللہ و رسولہ ولو کانوا ابائھم او ابناء ھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان**

یعنی اے محبوب! آپ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو نہیں پائیں گے کہ وہ ان لوگوں سے محبت رکھتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی کی، خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا قریبی رشتہ دار، یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت فرما دیا ہے (المجادلۃ:۲۲)۔

اورفرمایا: **یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا ابائکم و اخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولئک ھم الظالمون**

یعنی اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادااور تمہارے بھائی ایمان کی بجائے کفر کو پسند کریں تو انہیں اپنے دوست مت بناؤ تم میں سے جو بھی ان سے دوستی رکھیں گے وہ ظالموں میں سے ہوں گے۔(التوبہ:۲۳)۔

دوسری جگہ فرمایا: **ومن یتولھم منکم فانہ منھم** یعنی تم میں سے جو شخص کافروں سے دوستی رکھے گا وہ انہی میں سے ہوگا (المائدہ:۵۱)۔

نیزفرمایا: **ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار وما لکم من دون اللہ من اولیاء ثم لا ینصرون** یعنی ظالموں کی طرف میلان بھی مت رکھو ورنہ تمہیں بھی آگ لگ جائیگی اور تمہارا اللہ کے مقابلے پر کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ ہی تمہاری مدد کی جائیگی (ہود:۱۱۳)۔

آپ پڑھ چکے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان آیات پر عمل کیسے کیا اور منکرین ختم نبوت کے ساتھ کیا سلوک کیا اور صحابہ کرام نے کیسے ان کے خلاف تلوار اٹھائی اور انہیں کیفر کردار تک پہنچایا۔لہذا ضروری ہے کہ ہر قسم کے تکلف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ان ظالموں سے قطع تعلق کیا جائے اور اپنے پڑوس محلے یا علاقے میں شادی بیاہ اور رسومات کے موقع پر ان سے کوئی میل جول نہ رکھا جائے۔یادرکھیے! آپ کی یہی نرمی آپ کی اولادوں کا ایمان تباہ کرسکتی ہے۔

مزید سنیے! ہم دعائے قنوت میں روزانہ پڑھتے ہیں: **ونخلع و نترک من یفجرک** یعنی اے اللہ ہم تیرے نافرمان کی دوستی اتار کے پھینک دیتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔

المرء علیٰ دین خلیله فلینظر احد کم من یخالل یعنی آدمی اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے خوب غور کرلیا کرو تمہاری دوستی اور خلوت کس کے ساتھ ہے (ابوداود: ۴۸۳۳، ترمذی: ۲۳۷۸)۔

عن هشام عن الحسن و ابن سیرین انهما قالا لا تجالسوا اصحاب الاهواء ولا تجادلوهم ولا تسمعوا منهم یعنی حضرت سیدنا حسن بصری اور امام محمد بن سیرین تابعی رحمۃ اللہ علیہما دونوں نے فرمایا: بدمذہبوں کے پاس مت بیٹھو، ان سے بحث کبھی نہ کرو اور ان کی بات بھی نہ سنو (سنن دارمی: ۴۰۵)۔

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **لاتجالسوا اهل الهواء ولا تجادلوهم فانی لا امن ان یغمسو کم فی ضلالتهم او یلبسوا علیکم ما کنتم تعرفون**

یعنی بدمذہبوں کے پاس مت بیٹھو، اور ان سے بحث نہ کرو، مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ یہ لوگ تمہیں گمراہ نہ کردیں یا تمہارے اپنے یقین کو ہی نہ متزلزل کردیں (سنن دارمی: ۳۹۵)۔

ثالثاً قادیانیوں کی مصنوعات اور ایجادات کا بائیکاٹ بھی ضروری ہے۔ آپ کا یہی پیسہ قادیانی لٹریچر کی تقسیم اور تبلیغی سرگرمیوں پر خرچ ہوتا ہے۔

رابعاً قادیانیوں سے نکاح ان کے پیچھے نماز اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا کفر ہے۔ قادیانی مذہب کا باقاعدہ نام لے کر قرآن وسنت میں ان کی مخالفت کا مطالبہ کرنا بے وقوفی ہے۔ ہر طرح کے بدعتی اور جبریہ اور قدریہ وغیرہ کے بارے میں احادیث میں تصریح موجود ہے کہ ان سے نکاح اور ان کا جنازہ وغیرہ منع ہے۔ قدریہ کے بارے میں فرمایا: القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلاتعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم

یعنی قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں اگر یہ بیمار ہوجائیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر یہ مرجائیں تو ان کی جنازہ نہ پڑھو (ابوداود: ۴۶۹۱)۔ مفہوماً یہی بات ابوداؤد شریف حدیث نمبر ۴۶۹۲ میں بھی ہے۔ ابن ماجہ شریف میں اس حدیث پر ان الفاظ کا اضافہ ہے: **وان لقیمتوهم فلا تسلموا علیهم** یعنی جب ان سے ملو تو انہیں سلام نہ کہو (ابن ماجہ: ۹۲)۔

ہر بدعتی کے بارے میں فرمایا: **من وقر صاحب بدعة فقد اعان علیٰ هدم الاسلام**

یعنی جس نے کسی بدعتی کا احترام کیا اس نے اسلام کو گرادینے میں مدد کی (شعب الایمان للبیہقی: ۹۴۶۴، معجم الاوسط للطبرانی: ۶۷۷۲)۔

بدعت کا دائرہ عملی بدعت سے شروع ہوتا ہے اور اعتقادی بدعت کی تمام اقسام جبریہ، قدریہ، معتزلہ، خوارج، روافض، حتی کہ مرتدین قادیانیوں تک وسیع ہے۔ تمام باطل فرقوں میں بدعت قدر مشترک ہے، لہذا ایک کا حکم دوسرے کے لیے بھی ہے (شامی ۱، ۴۱۵)۔

جب ہمیں قاعدہ کلیہ مل گیا تو پھر ان کی روشنی میں منکرین ختم نبوت قطعی اور متفقہ طور پر قرار دیے گئے کفار کے بارے میں کیا شک رہا جن کا کفر ہر بدعتی سے بدتر اور جن کا ارتداد ہر مرتد سے عجیب تر اور جن کا فساد ہر مفسد کے فساد سے بڑھ کر گھناؤنا اور خطرناک ہے؟

☆......☆

آہ! حسن ابدال کے خطیب اعظم علامہ قاری عبدالرحمٰن چشتی بھی داغ مفارقت دے گئے

مدیر اعلیٰ مجلّہ الحقیقہ ''پیر سید صابر حسین شاہ بخاری''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سفر آخرت جاری وساری ہے، دنیا کے کونے کونے سے ہر خاص وعام کے جنازے اٹھتے جارہے ہیں۔لیکن کچھ عرصے سے علماء وصلحاء نے نہایت کثرت سے رخت سفر باندھا ہے اور انہوں نے قافلہ در قافلہ کاروانِ آخرت میں شرکت کی ہے۔آہ! جوں جوں روشنی کی ضرورت بڑھ رہی ہے، ہمارے روشنی مینار اٹھتے جارہے ہیں۔تاریکی پھیلتی ہی چلی جارہی ہے اور آسمان علم وعرفاں کے آفتاب وماہتاب غروب ہوتے جارہے ہیں، ہر روز کہیں نہ کہیں سے کسی نہ کسی اہل علم وفضل کی رحلت کی روح فرسا خبر کانوں سے ٹکراتی ہے اور غم والم سے چکراتی ہے۔ابھی ابھی اس خبر وحشت اثر نے غم سے نڈھال کر دیا کہ ہمارے شہر حسن ابدال کے خطیب اعظم اور ہر دلعزیز شخصیت علامہ قاری عبدالرحمٰن چشتی نے بھی داعی اجل کو لبیک کہہ کر مسافرانِ آخرت میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔۔

علامہ قاری عبدالرحمٰن چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بھٹی خاندان سے تھا۔آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی محمد سلیمان مرحوم اور دادا کا اسم گرامی محمد حیات مرحوم ہے۔ آپ کی ولادت 16/محرم الحرام 1364ھ/1/جنوری 1945ء کو مملکت خداداد پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع اٹک کی تحصیل پنڈی گھیب کے ایک دور افتادہ گاؤں دندی میں ہوئی۔آپ ابھی سات سال ہی کے تھے آپ کے والد گرامی وفات پا گئے۔آپ نے ابتدائی تعلیم وتربیت اپنی پھوپھی غلام بی بی رحمۃ اللہ علیہا سے حاصل کی۔ناظرہ قرآن کریم بھی ان سے پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔گورنمنٹ پرائمری سکول دندی سے چار جماعتیں پڑھیں۔ گاؤں ڈھلیاں میں ایک سال ملازمت کی۔1958ء میں آپ آستانہ عالیہ میرا شریف چلے گئے۔اس وقت خانقاہ عالیہ چشتیہ میرا شریف میں حضرت قبلہ پیر فقیر عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ مسند نشین تھے۔یہاں میاں حاجی استاد رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن کریم ناظرہ کی تکمیل کی۔ان سے ابتدائی تین پارے بھی حفظ کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔

یہاں ناظرہ اور حفظ کے اساتذہ کرام میں میاں وزیر رحمۃ اللہ علیہ اور ایک نابینا استاد رحمۃ اللہ علیہ کے اسمائے گرامی بھی شامل ہیں۔1960ء میں آپ یہاں سے کوہاٹ چلے گئے وہاں محلّہ حمام میں مولانا غلام سرور رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں رہائش رکھی اور چرسی دروازے کے قریب مدرسہ تعلیم القرآن میں مولانا قاری رحیم الدین صاحب سے قرآنِ کریم کے بیس پارے حفظ کئے۔ پھر کچھ عرصہ راول پنڈی بھابڑہ بازار جامعہ غوثیہ مظہر الاسلام میں اس کے مہتمم علامہ حافظ عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض کیا۔یہاں ایک سال کے بعد بھوئی گاڑ میں آگئے اور یہاں فرید الدھر علامہ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض کیا۔یہاں آخری دس پاروں کی تکمیل بھی کی۔یہاں آپ نے ایک سال شعبہ حفظ وناظرہ کی تدریس کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔1966ء میں آپ دوبارہ راول پنڈی چلے گئے اور محلّہ چاہ سلطان کی جامع مسجد الحبیب میں 1966ء تا 1983ء امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔اور جامع مسجد صدیقیہ محلّہ امر پورہ میں خطابت کے جوہر دکھاتے رہے۔بھابڑہ بازار میں مولانا حافظ عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں امام المناطقہ علامہ مفتی محمد سلیمان رضوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے درس نظامی کے کچھ اسباق پڑھنے کی بھی سعادت حاصل کی۔جامعہ اسرار العلوم راول پنڈی میں مولانا اسرار الحق رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کچھ عرصہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔1983ء میں سعودی عرب چلے گئے وہاں مزدوری کی اور یہاں 1984ھ تک قیام کیا۔1985ء میں آپ مرکزی جامع مسجد حسن ابدال میں آگئے۔قریبی گاؤں دولیاں میں بھی دو سال امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔آپ نے سعودی عرب کے علاوہ ہانگ کانگ، انگلینڈ اور دوبئی کے کئی تبلیغی سفر کئے۔

1972ء میں مولانا محمد یعقوب ملھووالی کی بھتیجی سے آپ کا عقد مسنون ہوا اور ازدواجی کا آغاز ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار صاحب زادوں اور تین صاحب زادیوں سے نوازا ہے۔ صاحب زادوں میں عتیق الرحمٰن انتہائی باذوق اور مسلک کا درد رکھنے والے ہیں۔ حبیب الرحمٰن نعت خواں ہیں، شفیق الرحمٰن حافظ قرآن ہیں اور خلیل الرحمٰن عالم فاضل ہیں اور امیر المجاہدین علامہ حافظ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید ہیں اور تحریک لبیک پاکستان کے سنئیر سوشل میڈیا ایکٹیوسٹ ہیں اور صاحب زادیوں میں عائشہ رحمٰن دار العلوم سلطانیہ بھنگالی شریف سے فارغ التحصیل ہیں عالمہ فاضلہ ہیں۔ شگفتہ رحمٰن قرآن ناظرہ اور عصری تعلیم بھی پڑھی ہوئی ہیں اور بشریٰ رحمٰن میٹرک کے بعد جامعہ ضیاء للبنات سے پڑھی ہوئی ہیں۔ ماشاءاللہ۔ ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔ آپ نے 1983ء میں حج وعمرہ کی سعادت حاصل کی اور مدینہ منورہ میں بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ 1995ء میں آپ نے دوسری بار حج بیت اللہ، عمرہ اور زیارت روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری کی سعادت بہرہ یاب ہوئے۔ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ میں آپ ہمیشہ میدان عمل میں رہے۔ 1974ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے اپنے زمانہ طالب علمی میں علامہ حافظ عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں جلسے اور جلوسوں میں بھرپور شرکت کی۔ علامہ عارف اللہ شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کے کئی پروگراموں میں بھی آپ نے شرکت کی۔ یارسول اللہ کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی میں شرکت کی۔ آپ نے تحریک لبیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی جلسے جلوسوں میں شرکت کی۔ فیض آباد دھرنے میں شریک ہوئے۔ حسن ابدال میں دھرنے کی قیادت کی۔ مرکزی جامع مسجد حسن ابدال کے متصل جامعہ انوار القرآن حسن ابدال کے دم آخریں تک سرپرست اعلیٰ اور نگران رہے۔ بلکہ خود پڑھاتے بھی رہے۔ مرکزی جماعت اہل سنت ضلع اٹک کے چار سال تک مرکزی صدر کے عہدے پر فائز رہے۔ سیرت کمیٹی حسن ابدال اور تنظیم اہل سنت حسن ابدال کے سرپرست اعلیٰ اور سنی علماء کونسل حسن ابدال کے صدر تھے۔ آپ نے سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں آستانہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے مسند نشین حضرت صاحب زادہ پیر سید عبدالحق شاہ المعروف چھوٹے لالہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی۔ آپ خطابت کے بے تاج بادشاہ تھے۔ جس موضوع پر بھی اپنے مخصوص انداز میں بولتے مجمع کو اپنے حصار میں لے لیتا تھے اور جب قرآن کریم پڑھتے تو ایسے لگتا جیسے گلاب کے پھولوں کی پتیاں بکھرتی جارہی ہوں۔ جب غار کھڑی حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کا عارفانہ کلام پڑھتے تو ایک عجیب ہی قسم کا سماں باندھ دیا کرتے تھے۔ جب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ سلامیہ کے "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کے چند اشعار پڑھتے تو مسجد کے درودیوار کو ہلا کر رکھ دیتے تھے۔ ہمیشہ سفید لباس زیب تن کئے رکھا۔ آپ اپنوں کے لئے شیر وشکر اور گستاخوں کے لئے تیغ مسلول سے کم نہ تھے۔

نہایت ملنسار اور مہمان نواز تھے، یاروں کے یار تھے اور حقوق اہل سنت کے لئے جب بھی آواز دی گئی تو آپ تیار تھے۔ فقیر کے مہربان اور قدردان تھے۔ ہم نے کئی بار اکھٹا سفر بھی کیا۔ آستانہ عالیہ نقشبندیہ ترنول راول پنڈی میں کرنل پیر محمد سرفراز احمد سیفی صاحب کی دعوت پر ہم دو دفعہ اکھٹے گئے۔ ایک بار تصوف روح اسلام کانفرنس میں اور دوسری بار حسنین کریمین کانفرنس میں شرکت کے لیے حاضری ہوئی۔ فقیر نے انہیں سفر وحضر میں دیکھا وہ ہمیشہ درویش صفت اور اخلاص ووفا ہی نظر آئے۔ آج اپنے مدرسہ جامعہ انوار القرآن میں ایک طالب علم سے قرآن کریم سماعت کررہے تھے اور خود بھی سنا رہے تھے۔ کہ اچانک دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا اور یوں آپ 16 / جمادی اولیٰ 1443ھ / 21 / دسمبر 2021ء بروز منگل باوضو نماز کی تیاری میں قرآن کریم سنتے سناتے داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج شہر حسن ابدال کی فضا سوگوار ہے۔ آج گلستانِ خطیباں میں ایک چہکنے والا بلبل ہمیشہ کے لیے خاموش ہوگیا ہے۔ حسن ابدال میں ایک عہد زریں کا اختتام ہوگیا ہے۔ جانے والے تجھے روئے گا زمانہ برسوں۔ آہ! آپ کی اچانک رحلت سے ہمارے شہر حسن ابدال میں برپا ہونے والی تقریبات کی رونقیں ماند پڑ گئی ہیں۔ آپ کی وفات حسرت آیات سے ہم غربائے اہل سنت پر ایک دکھ درد کی آندھی چل گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمارے ممدوح کی بخشش فرما کر ان کے درجات بلند سے بلندتر فرمائے اور پسماندگان اور ان کے حلقہ اثر کو صبر جمیل اور صبر جمیل پر اجر جزیل عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ بھی بالخیر فرمائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین

مسائل دینیہ

علامہ مفتی شاہد اقبال آسوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال: داڑھی کی شرعی حیثیت کیا ہے داڑھی منڈانا یا حد شرع سے کم کرنا کیسا ہے۔

جواب داڑھی حد شرعی یعنی مشت بھر تک بڑھانا واجب ہے یہ نہ صرف نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی سنت ہے بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ داڑھی منڈانا یا ترشوا کر مشت بھر سے کم کرنا حرام وممنوع ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حلق کردن لحیہ حرام است وروش افرنج وہنود دو جوالقیان ست کہ ایشان راقلندریہ گویند وگذاشتن آں بقدر قبضہ واجب ست وآنکہ آں راسنت گویند بمعنی طریقہ مسلوک در دین ست یا بجہت آنکہ ثبوت آں بسنت ست چنانکہ نماز عیدراسنت گفتہ اند (اشعۃ اللمعات، کتاب الطھارۃ، باب السواک الفصل الاول)

ترجمہ: یعنی داڑھی منڈانا حرام ہے اورانگریزوں، ہندووں اورقلندریوں کا طریقہ ہے اور داڑھی کو ایک مشت تک چھوڑ دینا واجب ہے اور جن فقہاء نے ایک مشت داڑھی رکھنے کو سنت قرار دیا تو وہ اس وجہ سے نہیں کہ ان کے نزدیک واجب نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ یا تو یہاں سنت سے مراد دین کا چالو راستہ ہے یا اس وجہ سے کہ ایک مشت کا وجوب حدیث شریف سے ثابت ہے جیسا کہ نماز عید کو مسنون فرمایا (حالانکہ نماز عید واجب ہے)

صاحب بہار شریعت فرماتے ہیں داڑھی بڑھانا سنن انبیاء سابقین سے ہے مونڈنا یا ایک مٹھی سے کم کرانا حرام ہے بہار شریعت حصہ شانزدہم ص ۱۲۳

ابلیس جب بارگاہ الٰہی سے راندہ گیا تو کہنے لگا

ولا ضلنھم ولا منینھم ولامرنھم فلیغیرن خلق اللہ (نساء آیت ۱۱۹)

ترجمہ: قسم ہے میں ضرور بہکاؤں گا اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئیں چیزیں بدل دیں گے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی **فلیغیرن خلق اللہ** کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں تخلیق خداوندی میں تبدیلی سے مراد چہرے کی صورت کو بدل ڈالنا یا اس کی صفت کو (تفسیر مظہری)

تفسیر نور العرفان میں اس آیت کے تحت ہے داڑھی منڈانا بھی اس میں داخل ہے کہ تغیر خلق اللہ ہے۔ جیسے عورت کا سر منڈانا حرام ہے، ایسے ہی مردوں کو داڑھی منڈانا۔

حدیث مبارک میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں دو غیر مسلم حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہ کیا فرمایا تمہاری بربادی ہو تمہیں کس نے یہ حکم دیا بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز لعین نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا لیکن میرے رب نے مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں ترشوانے کا حکم دیا

ہے(تاریخ الخمیس)

مسلمانوں غور وفکر کا مقام ہے غیر مسلم حاضر بارگاہ ہوں جنہیں احکام شرع سے واسطہ نہ ہوان کے داڑھی منڈے چہروں کو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھنا گوارا نہ فرمائیں، تو جو مسلم حکم خدا اور رسول سے آگاہ ہونے کے باوجود داڑھی منڈائے یا تراش کر حد شرع یعنی ایک مشت سے کم کروائے، اس کا یہ فعل کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اذیت کا باعث ہوگا ایسا نہ ہو قبر وحشر میں ایسوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رخ انور ہی پھیر لیں۔ جس سے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام رخ انور پھیر لیں اس کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم خالفوا المشرکین او فرو اللحی احفوا الشوارب و فی روایة انهکوا الشوارب اعفوا اللحی۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو(اس طرح کہ) داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھیں کترا ؤ اور ایک روایت میں ہے مونچھوں کو خوب پست کرو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ (صحیح بخاری کتاب اللباس، مسلم شریف کتاب الطھارۃ ص ۱۲۵)

حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **من لم یا خذ شاربه فلیس منا** (ترمذی کتاب الادب ،نسائی کتاب الطھارۃ) جو اپنی مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

جزوا الشوارب وارخوا اللحی خالفو المجوس (صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ ۱۲۵)

ترجمہ: مونچھیں کٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ (اس طرح) مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

اس قسم کی بہت ساری احادیث ہیں جن میں داڑھیاں بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ کتب حدیث، سیر، فقہ سے یہ بات ثابت ہے کہ داڑھی بڑھانے سے مراد کم از کم مشت بھر بڑھانا ہے۔ خود سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی داڑھی مبارک سینہ اقدس تک پھیلی ہوئی تھی۔ چنانچہ قاضی عیاض فرماتے ہیں: ریش مبارک گھنی سینہ منورہ کو بھرے ہوئے تھی۔ (الشفاء)

بعض صحابہ کرام مشت بھر سے زائد داڑھی کاٹ دیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور جتنی زیادہ ہوتی اسے کٹوا دیتے۔ (صحیح بخاری)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے درآں حالانکہ ان کی داڑھی کے بال منتشر تھے راوی کہتے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کاش تم (یہ بال) کم کرلو اور ان کے اطراف کی طرف اشارہ کیا۔ (مسند امام اعظم)

امام بخاری کے استاذ حافظ ابوبکر ابن ابی شیبہ اپنی مصنف میں حدیث لائے ہیں کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی مبارک کو مٹھی میں پکڑ کر زائد بالوں کو کاٹ دیا کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الحظر والاباحۃ)

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تھے تو ایک شخص سر اور داڑھی بکھیرے آیا تو اس کی طرف رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسے اپنے بال اور داڑھی کی درستی کا حکم دے رہے تھے۔ چنانچہ اس نے (بالوں کو درست) کرلیا پھر واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس سے بہتر نہیں کہ تم میں سے کوئی شیطان کی طرح سر بکھیرے ہوئے آئے۔ (مشکوٰۃ شریف)

داڑھی کا ایک مشت ہونا قرآن سے بھی ثابت ہے
حضرت ہارون علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا

قال یبنئوم لا تاخذ بلحیتی

ترجمہ: اے میرے ماں جائے میری داڑھی نہ پکڑو۔

معلوم ہوا کہ آپ کی داڑھی اتنی تھی کہ پکڑنے میں آجائے وہ مٹھی بھر ہی ہے انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں حدیث میں ہے کہ وہ بھری داڑھی والے تھے (مراۃ شرح مشکوۃ جلد ۶ ص ۱۴۸)

معلوم ہوا مشت بھر داڑھی سنت انبیاء ہے

شارح بخاری علامہ عینی لکھتے ہیں داڑھی کی حد میں متقدمین کا اختلاف ہے کہ جب داڑھی طولا یعنی لمبائی میں قبضہ یعنی مٹھی سے بڑھ جائے اور عرضاً یعنی چوڑائی میں پھیل جائے تو یہ قبیح ہے ناپسندیدہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص نے اپنی داڑھی کو چھوڑا ہوا تھا آپ نے اس کی داڑھی کو کھینچا اور کہا میرے پاس قینچی لاؤ، پھر ایک شخص سے کہا اس کے ہاتھ نیچے جو داڑھی ہو اس کو کاٹ دو، پھر فرمایا جاؤ اپنے بالوں کو سنوارو یا خراب کرو تم میں سے کوئی شخص اپنے آپ کو اس طرح چھوڑ دیتا ہے جیسے وہ درندوں میں سے ایک درندہ ہو (عمدۃ القاری شرح مسلم سعیدی،) (داڑھی میں قبضہ قدر مسنون)

المختصر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی داڑھی بڑھائی اور امت کو بڑھانے کا حکم دیا منڈانے، کترانے والوں کو سے رخ انور پھیر لیا صحابہ کرام کے عمل سے اس کی کم از کم مقدار مشت بھر متعین ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا (الحشر: ۷)

ترجمہ: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو حکم دیں اس کی اتباع کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عطا کردہ اس پیاری سنت کو حد شرع یعنی ایک مشت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم

سوال: ناخن تراشنے کا طریقہ کیا ہے اس کا حکم حدیث مبارک میں ہے۔
جواب حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

الفطرۃ خمس الختان والاستحداد وقص الشارب و تقلیم الاظفار و نتف الابط۔

ترجمہ: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں (یعنی انبیاء سابقین کی سنت ہیں) ختنہ کرنا، موئے زیر ناف مونڈنا، مونچھیں کتروانا، ناخن ترشوانا، اور بغل کے بال مونڈنا۔ (صحیح مسلم کتاب اللباس، صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب خصال الفطرۃ)

ناخن تراشنے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ترتیب مروی ہے کہ اپنے ہاتھ کی انگلی سے شروع کرے اور چھوٹی انگلی پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کرکے انگوٹھے پر ختم کرے پھر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشے۔ بہار شریعت حصہ شانزدہم ص ۱۲۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از مرکزی دفتر — الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ ﷺ — مرکزی سرکلر نمبر 30

شیرانِ اسلام پاکستان — 22 دسمبر 2021

محترمی ومکرمی جناب .... السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہونگے اور ایمان وصحت کی سلامتی کے ساتھ حرمت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت، ایسے مقدس مشن، تحفظ اور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فروغ کیلئے سرگرمِ عمل ہونگے۔ مرکزی مجلس شوریٰ کا نہایت ہی اہم اجلاس ان حالات میں منعقد ہوا کہ جب اہل اسلام کو اپنے پیارے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت سے انتہائی بے چینی اور رنجیدگی کا سامنا ہے جو کہ انتہائی گھمبیر اور دردناک ہے۔ یہ بات اب اظہر من الشمس ہوگئی ہے کہ صرف اسلام کی تعلیمات ہی اقوام عالم کے جملہ اجتماعی اور انفرادی مسائل کے حل کا واحد اور آخری حل ہے۔ مزید پاکستان کا اسلامی تشخص اور اس کے دستور کی نظریاتی بنیادیں اسلام سے خائف عالمی قوتوں کا خصوصی ہدف ہے۔

اندریں حالات ''شیران اسلام پاکستان'' کی قیادت کا آمدہ چیلنجز سے نبرد آزماء ہونے، اپنی کارگزاری کے بغور جائزہ اور مشاورت کے سلسلہ میں باہم مل بیٹھنا ناگزیر ہوگیا تھا۔ اس سلسلہ میں مرکزی مجلس شوریٰ کا اہم ترین اجلاس 19 دسمبر 2021ء بروز اتوار دن 10:00 بجے نقش لاثانی یونیورسٹی نقش لاثانی نگر، شکرگڑھ میں مرکزی امیر حافظ محمد اظہر نعیم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں کیئے گئے فیصلوں سے آپ کو بذریعہ سرکلر آگاہ کیا جارہا ہے۔ مرکزی قیادت نے شرکائے مرکزی مجلس شوریٰ کو سال بھر کی مصروف ترین 485 تنظیمی وتحریکی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ آپ کی اطلاع کے لیے جملہ تنظیمی وتحریکی سرگرمیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

☆۔مرکزی کابینہ کے صوبائی تنظیمی دورہ جات 8 — ☆۔سالانہ تنظیمی وروحانی پروگرام 4

☆۔حلقہ درود و سلام 209 — ☆۔مرکزی کابینہ کے ماہانہ / سالانہ تنظیمی اجلاس 12

☆۔صوبائی وضلعی اجلاس 113 — ☆۔کانفرنسز / جلوس / سیمینارز / محافل میلاد بسلسلہ ماہ رحمتہ للعالمین 47

☆۔کانفرنسز / سیمینارز / تربیتی ورکشاپس بسلسلہ تحفظ عقیدہ ختم نبوت 67 — ☆۔قومی مہمات / پروگرامز 8

☆۔مجلّہ الحقیقہ / معلوماتی ومطالعاتی لٹریچر 17 — ☆۔نومسلمین 83

☆۔ **صوبائی سطح پر ڈویژنل ورکرز کنونشن (جنوری / فروری 2022ء)** :

مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں ''شیران اسلام پاکستان'' کے اہداف کے حصول کے لیے درپیش چیلنجز سے نبرد آزماء ہونے اور تنظیمی پالیسی کے نفاذ کے لیے ہر سطح پر تنظیم سازی کو فروغ دیا جائے گا۔ اگلے مرحلہ میں صوبائی سطح پر ڈویژنل ورکرز کنونشن منعقد کیے جائیں گے۔ ڈویژنل ورکرز کنونشن میں ڈویژن کی سطح پر جملہ عہدیداران جبکہ اس ڈویژن میں شامل تمام اضلاع کے امراء وناظمین کو مدعو کیا جائے گا۔ مجوزہ کنونشن میں تنظیمی پالیسی اور بنیادی سطح تک اس کے نفاذ، کارکنان وعہدیداران کو تحریک کے مشن اور مقاصد سے ہم آہنگ کرنے کے لیے منصوبہ بندی کی جائے گی۔ صوبائی امراء وناظمین مجوزہ ڈویژنل ورکرز کنونشن کے انعقاد کو بروقت یقینی بنائیں۔ اس سلسلہ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ صوبائی سطح پر

ڈویژنل ورکرز کنونشن کے انعقاد کے لیے درج ذیل پروگرام ترتیب دیا گیا ہے:

☆۔آزاد کشمیر ڈویژنل ورکرز کنونشن جنوری 2022 ☆۔شمالی پنجاب ڈویژنل ورکرز کنونشن جنوری 2022

☆۔جنوبی پنجاب ڈویژنل ورکرز کنونشن فروری 2022

☆۔ تنظیمی دورہ جات (جنوری / فروری / مارچ 2022) :

صوبائی ڈویژنل ورکرز کنونشن کے انعقاد کو بروقت یقینی بنانے کے لیے مرکزی قیادت ''شیران اسلام پاکستان'' صوبائی قیادت سے ملکر آزاد کشمیر، شمالی پنجاب اور جنوبی پنجاب میں تنظیمی دورے کرے گی۔ ہر ڈویژن میں ڈویژنل وضلعی قیادت اور مذہبی وسماجی شخصیات سے ملاقاتیں کرے گی۔ کارکنان اور عہدیداران میں تحرک پیدا کیا جائے گا۔ مجوزہ صوبائی ڈویژنل ورکرز کنونشن کے لیے اہم شخصیات کو مدعو کیا جائے گا تاکہ متعلقہ صوبہ میں ہر سطح پر تنظیم کے پیغام اور اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا جائے اور ممکنہ چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کے لیے باہم تیار کیا جائے۔ مجوزہ صوبائی ڈویژنل ورکرز کنونشن کے مابعد مارچ میں عرس بانی کریم حضور مفکر اسلام پروفیسر محمد حسین آسی رحمتہ اللہ علیہ منعقد ہوگا۔ ان تنظیمی دوروں میں عرس حضور مفکر اسلام رحمتہ اللہ علیہ کے لیے بھی خاص وعام کو مدعو کیا جائے گا۔

☆۔ عشرہ یکجہتی کشمیر دستخطی مہم (یکم فروری تا 10 فروری 2022) :

اگرچہ اہل کشمیر پچھلے 72 سالوں سے ہندو بنیے کے ظلم وستم کا شکار رہے ہیں، ہر نیا سال ظلم وبربریت کے نت نئے ہتھکنڈوں کے ساتھ طلوع ہوتا ہے مگر اس بار تو ہندوستان میں نازی مودی کی سرپرستی میں ''ہندتوا'' کی پالیسی اپنے عروج پر ہے جہاں نہ صرف مسلمانوں کا جینا دوبھر ہو گیا ہے اور مقبوضہ کشمیر میں کرفیو لگا کر انسانیت سوز سرگرمیاں جاری ہیں بلکہ دنیا کی واحد اسلامی ملک پاکستان کی سلامتی کو خطرات درپیش ہو گئے ہیں۔ اکھنڈ بھارت کا ہدف علاقائی امن کو تاراج کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔ وطن عزیز پاکستان کی نظریاتی وجغرافیائی سرحدوں اور اہل کشمیر کی آزادی کے لیے بحیثیت قوم بلکہ ملت ہمیں ہر طرح تیار رہنا ہوگا۔ مقبوضہ کشمیر کے مظلوم بہن بھائیوں سے اظہار یکجہتی اور ان کی آواز کو کوچہ کوچہ قریہ قریہ پہنچانے کے لیے شیران اسلام پاکستان کے زیر اہتمام ملک گیر ''عشرہ یکجہتی کشمیر دستخطی مہم'' (یکم فروری تا 10 فروری) منایا جائے گا جس میں سیاسی وسماجی قیادت، علماء ومشائخ، صحافی، وکلاء، دانشور اور زندگی کے متحرک شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے افراد اور نمائندگان اپنے دستخط ثبت کریں گے۔ تمام صوبوں کے امراء وناظمین اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس مہم کی مکمل باتصویر رپورٹ ماہ فروری کے دوسرے عشرہ میں مرکز کو ارسال کی جائے۔

☆۔ عرس حضور مفکر اسلام رحمتہ اللہ علیہ (15 مارچ 2022) : سہیل انجم چوہدری / ناظم پروگرام:

عرس حضور مفکر اسلام رحمتہ اللہ علیہ ''شیران اسلام پاکستان'' کا سالانہ سب سے بڑا اور مرکزی پروگرام ہوتا ہے جس میں ملک بھر سے علماء ومشائخ، عقیدت مند، شاگردان رشید، کارکنان وعہدیداران اور عامتہ الناس کی بڑی تعداد شرکت کرتی ہے۔ حسب سابق امسال بھی عرس شریف کی بڑی تقریب 15 مارچ 2022 کو منعقد ہوگی۔ اس سلسلہ میں جملہ انتظام وانصرام کے لیے باقاعدہ تربیت یافتہ اور منظم افراد ہی ایسے وسیع پروگرام کے کامیاب انعقاد کا باعث بنتے ہیں۔ مرکزی مجلس شوریٰ کی باہمی مشاورت سے عرس حضور مفکر اسلام رحمتہ اللہ علیہ کے جملہ انتظام وانصرام کے لیے **سہیل انجم چوہدری / ناظم شمالی پنجاب** کو **''ناظم عرس حضور مفکر اسلام رحمتہ اللہ علیہ''** مقرر کیا گیا ہے۔ سہیل انجم چوہدری سے گذارش ہے کہ وہ فوری طور پر ایک واٹس ایپ گروپ بنائیں اور مرکزی مجلس شوریٰ وکابینہ سے باہم رابطہ میں رہیں۔ جہاں ضروری سمجھیں باہمی

مشاورت سے ذیلی کمیٹیاں قائم کریں۔عرس شریف کی مرکزی تقریب کے کامیاب انعقاد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

☆۔ ''حلقہ درود وسلام'' مہم :

مکین گنبد خضریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد وفا نبھانے کے لیے، فرقہ واریت، فساد اور دہشت گردی کے دائمی خاتمہ کے لیے، پاکستان میں اخلاص، روحانیت، پاکیزگی اور برکات سے بھرپور ماحول کے لیے، اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سلامتی اور افواج پاکستان کی کامیابی کے لیے'' حلقہ درود و سلام'' مہم ہر سال کی طرح امسال بھی پورے تزک واحتشام سے جاری رہے گی۔'' شیران اسلام پاکستان'' کے جملہ کارکنان وعہدیداران نے مجموعی طور پر اب تک 1300 سے زائد بار حلقات درود و سلام منعقد کیے ہیں جو'' شیران اسلام پاکستان'' کے لیے طرہ امتیاز اور باعث فخر ہے۔

''حلقہ درود وسلام'' کا انعقاد جہاں فرقہ واریت سے پاک تنظیمی، دینی و دنیاوی بھلائیوں کے لحاظ سے اپنی نوعیت کا نہایت ہی منفرد ایک جامع پروگرام ہے جو کہ پورا سال جاری رہتا ہے وہیں نوجوانوں کی علمی، فکری، نظریاتی، معاشرتی اور روحانی بنیادوں پر تربیت کے لیئے بہت ضروری ہے۔ امسال ''حلقہ درود وسلام'' مہم کا اجتماعی انعقاد دراصل امت مسلمہ کا تعلق والی امت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مزید مضبوط و مستحکم کرنا مقصود ہے وہیں مشکل کی اس گھڑی میں رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ سے خصوصی رحمت وراحت بھی مقصود ہے۔ اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے امت کا جتنا تعلق استوار ہوگا اتنی ہے وہ بیدار و متحرک ہوگی۔ تنظیمی ذمہ داران مرکز، صوبہ، ضلع اور تحصیل سطح پر ماہوار پروگرامز بعنوان "حلقہ درود و سلام" مہم کے زیراہتمام ''حلقہ درود وسلام'' منعقد کرنے کا اہتمام، انفرادی اور اجتماعی دونوں سطح پر، فرمائیں۔ اس موقع پر پاکستان کی سلامتی اور پاک افواج کی کامیابی کے لیے دعائیں ضرور کی جائیں۔ مزید اس پروگرام کے لیے جملہ لوازمات کی فراہمی اور آگاہی وتفصیلات کے لیے زیر دستخطی سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

☆۔ تربیتی ورکشاپس / خطبات جمعہ / کانفرنسز / سیمینارز برائے تحفظ عقیدہ ختم نبوت :

حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روح ایمان ہیں۔ آپ کی ذات اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ محبت استوار کیے بغیر نہ لذت ایمان نصیب ہوسکتی ہے اور نہ ہی اللہ سے تعلق عبودیت قائم ہوسکتا ہے۔ لہذا سینے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی الفت ورحمت کی شمع فروزاں کیے بغیر جادہ مستقیم پر گامزن نہیں ہوا جاسکتا۔ یوں تو پورا سال تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور اظہار کے لیے شعبہ ختم نبوت'' شیران اسلام پاکستان'' تربیتی ورکشاپس / خطبات جمعہ / کانفرنسز / سیمینارز منعقد کرتے ہیں۔ نو مسلمین، پروفیسر محمد عرفان محمود برق، چیئرمین شعبہ ختم نبوت'' شیران اسلام پاکستان'' کی انہیں تربیتی ورکشاپس / خطبات جمعہ / کانفرنسز / سیمینارز کا نتیجہ ہے۔ جملہ مرکزی وصوبائی عہدیداران بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیرات حاصل کرنے اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لیے تربیتی ورکشاپس / خطبات جمعہ / کانفرنسز / سیمینارز منعقد کریں۔ اس سلسلہ میں پروفیسر محمد عرفان محمود برق، چیئرمین شعبہ ختم نبوت'' شیران اسلام پاکستان'' ہمہ وقت تیار ہیں تا کہ اس سلسلہ میں نسل نو کی بروقت تربیت کی جاسکے۔ تنظیمی ذمہ داران، اس سلسلہ میں، آئندہ اجلاس میں رپورٹ پیش کریں۔

☆۔ حضور مفکر اسلام (رحمۃ اللہ علیہ) سکالرشپ برائے اسلامی تحقیق (ایم ایس / پی ایچ ڈی) :

حضور مفکر اسلام رحمۃ اللہ علیہ بانی'' شیران اسلام پاکستان''، مجلہ الحقیقہ و نقش لاثانی اسلامک یونیورسٹی نے اپنی ساری زندگی احیائے دین متین اور اعلائے کلمۃ اللہ کی سربلندی کے لیے گزارے۔ بیسیوں کتب تصنیف کیں، اسلامی تحقیق کے مختلف موضوعات پر مشتمل سینکڑوں

آرٹیکلز قلم و قرطاس کے ذریعے تشنگان علم اور عامتہ الناس کے لیے عام کیے۔ زندگی کا اکثر حصہ ملک بھر کی عظیم جامعات میں تدریس کیلیے وقف رہا۔ خدائے بزرگ و برتر کی عطا کردہ نعمت، شاعری کو عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایسے غوطہ زن کیا کہ ان کی تخلیق کا اکثر حصہ حمد و نعت پر مشتمل رہا اور غزل کو بطفیل مرشد حقانی رحمتہ اللہ علیہ محبوب کریم علیہ اصلوات والسلام کی بارگاہ میں ہدیہ کردیا۔ ساری زندگی نظریہ پاکستان کو عام کیا اور اسلامیہ جمہوریہ میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے بڑے داعی تھے انہوں نے اپنی تحریروں، تقریروں سے ہر شعبہ ہائے زندگی سے متعلق احباب کو نہ صرف متاثر کیا بلکہ ان کی فکر کو ایک نئی جہت بھی عطا کی جو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منتج ہوئی الغرض وہ دور جدید میں اسلاف کی یادگار، اسلامی فکر کے امین اور وارث تھے۔

مرکزی مجلس شوریٰ نے مرکزی ناظم اعلیٰ کی تجویز پر ایسی نابغہ روزگار شخصیت اور اپنے بانی کریم حضور مفکر اسلام پروفیسر محمد حسین آسی (رحمتہ اللہ علیہ) کی یاد میں **حضور مفکر اسلام (رحمتہ اللہ علیہ) سکالرشپ برائے اسلامی تحقیق (ایم ایس / پی ایچ ڈی)** کا آغاز کیا ہے۔ جس میں ملک بھر سے اسلامی مالیاتی نظام اور دوسرے اسلامی موضوعات پر تحقیق کی جستجو رکھنے والے ایسے طالب علم جو ایم ایس / پی ایچ ڈی کرنا چاہتے ہوں کو یہ سکالرشپ دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں پہلا سکالرشپ سال 22 - 2021 کے لیے قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس وٹیکنالوجی کے پی ایچ ڈی کے طالب علم خالد حمید خان کو دیا گیا ہے۔ اللہ کریم بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''شیران اسلام پاکستان'' کو دین حنیف کی نشات ثانیہ کے لیے منتخب فرمالے اور اس سلسلہ میں ہماری کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمالے۔ آمین

☆۔ مجلتہ الحقیقہ کے 21 سالوں کی تکمیل اور تحقیقی کام کے لیے (ISSN) کا اجراء :

ہمارے لیے یہ امر باعث فخر وانبساط ہے کہ ''شیران اسلام پاکستان'' کے ترجمان ماہنامہ ''مجلتہ الحقیقہ'' اپنے علمی، تحقیقی مشن کے اکیس (21) سال مکمل کر چکا ہے۔ ''مجلتہ الحقیقہ'' کی اس کامیابی پر ہم خدائے لم یزل کی بارگاہ بے کس پناہ میں سربسجود ہیں اور بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سرنگوں ہیں۔ اللہ پاک بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری اس ادنیٰ کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنے دین کے لیے منتخب فرمالے۔

بہر حال ہمیں قلم قرطاس کے ذریعہ علمی ورثے کی حفاظت کے لیے وہ قرض بھی ادا کیے جو ہم پر فرض نہ تھے۔ اپنے فرض کی ادائیگی کے لیے اپنے قارئین تک ہر حقیقت کو آشکار کیا۔ تفرقہ، لچر اور بازاری زبان سے پاک سشتہ اور پاکیزہ لٹریچر فراہم کیا۔ اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو رواج دیا اور زندگی کا حاصل قرار دیا، پاکستان اور نظریہ پاکستان سے وابستگی کو لازم کیا اور اخلاق و مواعظ حسنہ کو شعار کیا۔ مجلّہ الحقیقہ کی پوری ٹیم بشمول مدیر، مدیر مسئول بالخصوص حافظ محمد نعیم آسوی کی کاوشیں قابل ستائش ہیں۔

مرکزی ناظم اعلیٰ کی خصوصی کاوشوں سے ''مجلتہ الحقیقہ'' کی اس شاندار کامیابی کے دوراہے پر کہ ''شیران اسلام پاکستان'' نے اپنے تحقیقی کام کا بھی آغاز کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں بین الاقوامی ادارے نے ''مجلتہ الحقیقہ'' کو تحقیقی کام کے آغاز کے لیے انٹرنیشنل سٹینڈرڈ سیریل نمبر (ISSN) کا اجراء کیا ہے۔ جس میں ملکی اور غیر ملکی محققین اپنا تحقیقی کام شائع کریں گے۔ ہائر ایجوکیشن آف پاکستان کی منظوری کے ساتھ سکالرز (ایم ایس / پی ایچ ڈی) کے مقالہ جات کی اشاعت بھی باآسانی ہو جائے گی۔ اس طرح ''مجلتہ الحقیقہ'' نے اسلامی مالیاتی نظام اور دوسرے اسلامی موضوعات پر تحقیق کے لئے دنیا بھر کے محققین کے لیے اپنے دروازے واہ کر دیئے ہیں۔

☆۔ ''شیران اسلام پاکستان'' کے زیر اہتمام کونسلز اور شعبہ ہائے جات کی تنظیم نو:

''شیران اسلام پاکستان'' میں تنظیمی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کے لیے جہاں مرکزی، صوبائی، ضلعی، تحصیل اور یونین کونسل کی سطح پر عہدیداران اور تنظیمی باڈیز کارفرما ہیں وہیں تکنیکی مدد اور تھنک ٹینک کے طور پر 2 کونسلز (علماء ومشائخ کونسل اور مدارس کونسل) اور 4 شعبہ ہائے جات (شعبہ تحفظ ختم نبوت، شعبہ نشر واشاعت، شعبہ انسانی حقوق اور شعبہ تربیت وتحقیق) بھی اپنا کام بخوبی سرانجام دے رہی ہیں۔ مرکزی مجلس شوریٰ کی مشاورت سے جناب راشد کسانہ (نائب امیر شمالی پنجاب) کو بطور انچارج ''شعبہ تربیت وتحقیق'' کی اضافی ذمہ داری سونپی گئی ہیں تا کہ وہ، اس سلسلہ میں، اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ملک وملت کی خدمات سرانجام دے سکیں۔ اللہ پاک بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں اس مشن میں کامیاب وکامران فرمائے۔ آمین

☆۔ سرپرست اعلیٰ ''شیران اسلام پاکستان'' کا پالیسی بیان:

صاحبزادہ پیر رانا محمد عطاء الحق نقشبندی حسینی سرپرست اعلیٰ ''شیران اسلام پاکستان'' نے مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالم کفر متحد اور بیدار ہے مگر بدقسمتی سے عالم اسلام باہم دست وگریباں اور امت کے ہمہ گیر مفہوم ومعانی سے عاری ہے۔ یہود و ہنود کا گٹھ جوڑ نہ صرف مقبوضہ فلسطین وکشمیر میں مزید صورتحال کو ابتر کر رہا ہے بلکہ عالم اسلام کے لیے بڑے خطرے کا پیش خیمہ بھی بنے گا۔ مزید حجاز مقدس میں فحاشی اور عریانی کو عام کرنے کے لیے بھی یہود و ہنود اپنی مشترکہ مذموم حرکتیں ڈھٹائی اور بے شرمی سے جاری رکھے ہوئے ہیں جس سے ہر دردمند مسلمان پریشان ہے۔ آخر میں انہوں نے عالم اسلام کی اس کسمپرسی پر اللہ جل مجدہ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کیا۔

☆۔ میونسپل کمیٹی شکرگڑھ کا بانی کریم حضور مفکر اسلام رحمتہ اللہ علیہ کو خراج تحسین :

حضور مفکر اسلام رحمتہ اللہ علیہ بانی ''شیران اسلام پاکستان''، مجلّہ الحقیقہ ونقش لاثانی اسلامک یونیورسٹی کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے بلدیہ شکرگڑھ نے مزار پرانوار حضور مفکر اسلام رحمتہ اللہ علیہ اور نقش لاثانی اسلامک یونیورسٹی کو جانے والی شاہراہ کے چوک کو ''آسوی چوک'' کے نام سے موسوم کیا ہے جو میونسپل کمیٹی کا ایک قابل تحسین اقدام ہے اس کا سہرا اراکین مجلس شوریٰ، چیئرمین میونسپل کمیٹی جناب نعیم اخلاق اور مدیر مسئول مجلّہ الحقیقہ جناب ممنون حسین آسوی کو جاتا ہے جن کی انتھک کوششوں سے یہ ممکن ہوا اور حضور مفکر اسلام رحمتہ اللہ علیہ سے ان کی بے پناہ محبت والفت کا عکاس بھی ہے۔ (نوٹ: سرکلر ہذا مرکزی کابینہ کی منظوری سے جاری کیا گیا۔)

والسلام

جملہ اراکین مرکزی مجلس شوریٰ، صوبائی امراء و ناظمین

کاپی برائے اطلاع:

مرکزی سرپرست اعلیٰ ''شیران اسلام پاکستان''، و مدیر مجلّہ الحقیقہ
مرکزی امیر و نائب امیر ''شیران اسلام پاکستان''
چیئرمین علماء ومشائخ کونسل ''شیران اسلام پاکستان''
چیئرمین شعبہ ختم نبوت ''شیران اسلام پاکستان''
چیئرمین مدارس کونسل ''شیران اسلام پاکستان''

راہِ حق میں آپ کا ہمسفر
محمد آفتاب احمد
مرکزی ناظم اعلیٰ
شیرانِ اسلام پاکستان
0333-5712129
www.sip.org.pk
sheraneislam@gmail.com

Monthly Mujjalah

AL-HAQIQA

Reg No: C.P.L.208

January 2022

الحمد للہ

ترجمان شیرانِ اسلام پاکستان

ماہنامہ مجلہ الحقیقہ کی مسلسل اشاعت کے 21 سال مکمل












